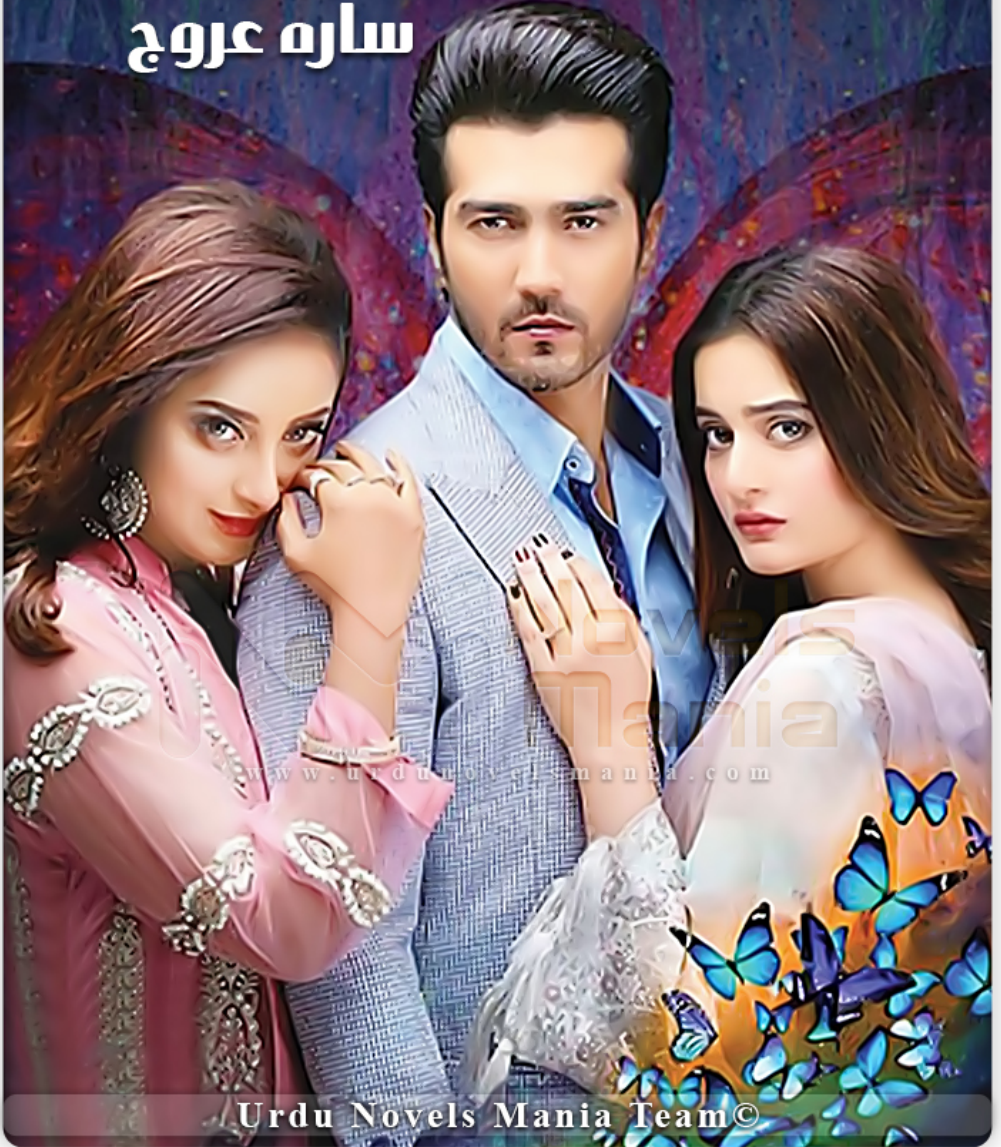




دشت ہرجائی

سارہ عروج



Urdu Novels Mania Team©

www.urduNovelsMania.com

دشتِ هرجائی
از قلم ساره عروج

رات کی تاریکی ہر سو چھائی ہوئی تھی فضا میں چلتی تیز ہوا سے درختوں کے پلٹے جھنڈ جن سے خاموشی میں ایک سرسراہٹ پیدا ہوتی۔۔۔۔۔ دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازوں نے ماحول کو اور ہیبت ناک بنایا ہوا تھا۔ ایسے میں وہ شخص رات کے اس پہر اپنی مطلوبہ قبر کے پاس بیٹھا ہر چیز، ہر خوف کو بلائے تاکہ رکھے قبرستان میں بیٹھا اپنے کیے تمام تر ظلم، نا انصافی کو یاد کرتا عاشق بار تھا۔۔۔

پر اب آنسوؤں بہانے کا کیا فائدہ۔ کیونکہ وقت بیت چکا تھا معاف کرنے والی جا چکی تھی بے وفائی کا غم، محبت ناملنے کا غم اور بھی بہت سے غم اپنے ساتھ قبر میں لیے جا چکی تھی جب کہ مقابل کے لیے پیچھے تحفے میں ایک چیز ایک احساس چھوڑ چکی تھی جو آخر تک اس کے ساتھ رہنا تھا۔۔

[illegible]

نووے موم۔۔۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

آپ کو میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس دیہاتن سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔

بیٹا بات کو سمجھو۔۔۔ نکاح میں ہے وہ تمہارے۔۔۔ اب سے نہیں بچپن سے۔۔۔ نام جڑا ہے اس کا تمہارے ساتھ۔۔۔

مسز شماییلہ نے اپنے خود سر اور ضدی بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

سو واٹ مام۔۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

مجھ سے پوچھ کر کروایا تھا نکاح آپ نے۔۔۔

ویسے بھی اس کا اور میرا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔

ہم کہاں ہائی کلاس سوسائٹی اور وہ کہاں ٹیپیکل لوگ۔۔۔ سوری میں اس کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر سکتا۔۔۔

www.urdu novels mania .com

میں شادی اپنی مرضی سے کروں گا۔۔۔

اپنے ٹائپ کی لڑکی سے جو میرے ساتھ کھڑی ہو تو پتہ بھی چلے کہ میرا حزم کے ساتھ کھڑی ہے۔۔۔

بیٹا تم تو اس سے ملے بھی نہیں ہو۔۔۔ ایک دفع سماہرہ سے مل تو لو۔۔۔ بیوی ہے تمہاری

وہ۔۔۔

کم از کم میری عزت کا خیال کر لو۔۔ کیا جواب دوں گی بھائی کو۔۔ کتنی چاہت سے میں نے سماہرہ کو تمہارے نکاح میں رکھا تھا۔۔ تم بھی تو خوش تھے۔۔

پر اب کیوں تم نے اپنے آپ کو انگریزوں کے ماحول میں ڈھال لیا ہے۔۔ میں اس رشتے کو نہیں مانتا۔۔ یہ سب آپ نے اپنے شوق سے کیا ہے ماموں لوگوں کو کیسے سمجھانا ہے وہ آپ خود دیکھیں گی۔۔ وہ نہایت بد تمیزی سے کہتا اپنا فون اور گاڑی کی چابیاں اٹھائے چلا گیا۔۔

جبکہ پیچھے مسسز شماییلہ اپنے خود سر اور ضدی بیٹے کی ہٹ دھرمی پر کلس کر رہ گئیں۔۔ میر حازم۔۔ میر زاویار اور شماییلہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔ جس کا نکاح مسسز شماییلہ نے بچپن میں اپنے بھائی کی بیٹی سماہرہ سے کروایا تھا۔ وہ اپنے بھائی کی بیٹی کو اپنی دلن کے روپ میں تصور کیے بہت خوش تھیں۔۔ اس بات سے انجان کے ان کا بیٹا ان کے تمام خوابوں کو چکنا چور کر دے گا۔۔

نکاح کے اگلے دن میر زاویار کی فیملی واپس امریکہ جا چکی تھی کیونکہ ان کا کاروبار باہر کے ملک میں سیٹل تھا۔۔ باہر کے ملک میں رہتے ہوئے میر حازم کو باہر کی ہوا لگ چکی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اس ماحول کا عادی ہو چکا تھا۔ اس کو ہر چیز ویل سیٹلڈ چاہیے ہوتی تھیں۔۔ جبکہ وہ اپنی دنیا میں مگن یہ تک بھول چکا تھا کہ وہ کسی کے نام کے ساتھ منسوخ

ہے۔۔ کوئی کتنی شدت سے اس کی واپسی کا منتظر ہے۔۔ دوسری طرف سمارہ کے دل میں حازم کی محبت اندر تک جڑ پکڑ چکی تھی وہ اس کی محبت میں پور پور ڈوب چکی تھی۔ ہر رات اس امید سے سوتی کہ شاید اگلا دن میر حازم کا دیدار کروائے گا۔

وہ آفس میں اپنی رانگ چیر پر بیٹھا آفس کی فائل سائین کر رہا تھا کہ اس کے فون کی بجتی بیل نے اس کا تسلسل توڑا۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!

واٹ۔۔۔؟؟

آپ وہیں رکلیے میں ابھی آتا ہوں۔

مقابل سے ملنے والی خبر پر وہ تمام کام کو چھوڑتا جلدی سے گھر کی جانب روانہ ہوا۔

www.urdu novels mania.com

نجمہ۔۔۔ نجمہ۔۔۔

وہ ہڑبڑاتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور میڈ کو آواز دیتے ہوئے بولا۔۔

ج۔۔۔ جی صاحب۔۔۔

مام کہاں ہیں۔۔۔؟؟

جی وہ اپنے کمرے میں۔۔۔

مام۔۔۔!!!

وہ دروازہ کھولتا اندر کی جانب آیا جبکہ حازم کو دیکھ کر وہ منہ موڑ چکی تھیں۔۔

ناراض ہیں آپ۔۔؟

انیم سوری موم مجھے آپ سے ویسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔

پلیز ناراض تو نہ ہوں۔۔ وہ کسی بچے کی طرح ہاتھ سے ان کا چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا۔۔

کیوں آئے ہو اب بھی نا آتے بات تو تم نے میری ماننی ہی نہیں ہے۔۔

اچھا ہے جلدی مر جاؤں گی۔۔ جان چھوٹے گی تمہاری بھی پھر کرتے رہنا اپنی مرضی۔۔

موم۔۔۔ پلیز ایسا تو نا بولیں آپ جانتی ہیں ڈیڈ کے بعد میرا سب کچھ آپ ہی ہیں۔۔

وہ ایکدم ٹڑپتے ہوئے بولا۔۔

بیٹا تو مان لو نا میری بات۔۔ یوں اس عمر میں مجھے میرے اپنوں کے سامنے رسوا نا کرو بیٹا

۔۔

میں چاہتی ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے تمہارا گھر بستے ہوئے دیکھ لوں۔۔

روز خواب میں تمہارے بابا مجھے لینے آتے ہیں۔۔ میں بھی ان کے پاس جانا چاہتی

ہوں۔۔ وہ بہت اکیلے ہیں۔۔ مجھے پکارتے ہیں۔۔

بیٹا۔۔ میرے پاس وقت بہت کم ہیں۔۔
اپنی ماں کی یہ آخری خواہش سمجھ کر پورا کر دو۔۔
مام۔۔۔ می۔۔ میں تیار ہو۔۔ بس آپ اس طرح کی باتیں نا کر ا کریں۔۔ وہ آنکھوں میں
آئی نمی کو پرے دھکیلتے ہوئے بولا۔۔
بہت شکریہ بیٹا۔۔ تم نہیں جانتے تمہارے اس فیصلے نے مجھے کتنا پر سکون کیا ہے۔۔
وہ اس کی پیشانی کے بالوں کو ہٹائے محبت اس ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے بولیں۔۔
اب آپ ریسٹ کریں موم میں چلتا ہوں۔۔

سمارہ۔۔۔

سمارہ۔۔۔۔۔

کون سی بلا ہو تم۔۔ جس نے میری موم کو اپنا اسیر بنا لیا ہے۔۔ کہ وہ تمہارے لئے مجھ
سے ناراض تک ہو گئیں۔

بس ایک دفع۔۔ تم میرے حازم کی دسترس میں آ جاؤ۔۔

میں تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گا کہ تمہارے پاس آخری راستہ فرار کا ہو گا۔۔ حیات تنگ نہ
کی تم پر تو میرا نام میرے حازم نہیں۔۔

وہ کمرے سے منسلک بالکونی میں، سیگڑٹ کے گہرے گہرے کش لگاتا اپنے اشتعال پر قابو پاتا سماہرہ کے خلاف پروپر گیئنڈا بنا رہا تھا۔

آج وہ دن آن پہنچا تھا جب وہ پورے حق کے ساتھ اس کی شریکِ حیات کے روپ میں بیٹھ کر میر حازم کا انتظار کر رہی تھی۔ پورے کمرے کو سرخ اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ کمرے میں موجود گلاب کے پھولوں اور خوشبو والی موم بتی کی بھیڑی بھیڑی خوشبو ماحول کو اور زیادہ خواب ناک بنا رہی تھی۔

وہ پری ویش لال رنگ کے خوبصورت جوڑے میں ملبوس بیڈ پر بیٹھی حازم کے آنے کی منتظر تھی، وہ بہت خوش تھی کہ اس کا برسوں کا سفر آج ختم ہونے والا تھا۔ مگر وہ پری پیکر اس بات سے بے خبر تھی کہ سفر ابھی ختم نہیں ہوا۔

www.urdu novels mania.com

رات کے ڈھائی بج چکے تھے لیکن حازم کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں تھا، البتہ اس کا انتظار کرتے کرتے سماہرہ کی آنکھ لگ چکی تھی۔

تین بجے کے قریب حازم کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ پری پیکر اس کو بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے سوتے ہوئے نظر آئے۔ ایک پل کے لیے وہ اس کے ہوش رو با حسن میں کہیں

کھوسا گیا تھا۔۔ لیکن پھر تمام تر پچھلی باتوں کو یاد کرتا اپنی سوچوں کو جھٹکتا اس تک پہنچا۔۔ اور جھنجھوڑ کر اسے اٹھایا۔۔۔

یہاں میری نیندیں میرے سکون کو برباد کر کے خود سکون فرما رہی ہو۔۔؟
سماہرہ نے نیند میں سے جھنجھوڑ کر ایسے اٹھائے جانے پر بوجھل آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

جیسے بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو؟
مجھے معاف کر دیں۔۔ وہ میری آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔

وہ معصومیت سے سر جھکائے بولی تھی۔۔
جبکہ اس کا جواب سن کر حازم نے سماہرہ کی جانب ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی پاگل ہو۔۔
یہاں تمہیں مزاق سوچ رہا ہے۔۔۔

وہ معصوم اس کو غصے سے پھنکارتے دیکھ کر زسی گئی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟

او! یہ ہی سوچ رہی ہونا کہ میں نے عام دلوں کی طرح تمہارا دیدار نہیں کیا۔۔ تمہاری شان میں کوئی قصیدے نہیں پڑھے؟؟

تعریف اس صورت میں کی جاتی اگر اس میں میری رضامندی شامل ہوتی۔۔۔ اور میں تمہیں یہ بتاتا چلوں کہ اس شادی میں میری کوئی خواہش کوئی رضامندی نہیں ہے۔

وہ تنزیہ انداز میں کہتا ہوا اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر گیا۔۔۔

حازم کے ایسے کہنے پر اس نے پلکوں کی گھنی جھاڑوں کو اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اس کے لئے صرف ناپسندگی تھی۔۔۔

تم اگر اس لمحے یہاں موجود ہو تو صرف موم کی وجہ سے۔۔۔ پتہ نہیں تم نے ان پر کیا جادو کیا ہے کہ وہ مجھ سے منہ تک موڑ گئیں صرف تمہاری بدولت۔۔۔۔۔

وہ ناگواری سے اس کو تکتے ہوئے بولے۔۔۔

اس بات سے انجان سامنے موجود لڑکی کا دل وہ اپنے لفظوں سے چھلنی چھلنی کر رہا ہے۔۔۔ وہ شادی کی پہلی ہی رات اپنے شوہر کے منہ سے لفظوں کی صورت میں ٹپکتی نفرت سے دلبرداشتہ ہو رہی تھی۔۔۔ آنسوؤں روانی سے بہنے کے لئے تیار تھے۔۔۔ لیکن وہ اس سنگدل کے سامنے بہا کر خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اب پوری رات کیا یہیں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے۔ اٹھو یہاں سے۔۔۔ وہ اس کو اٹھنے کا حکم دیتا خود مزے سے پورے بستر پر نیم دراز ہو چکا تھا۔۔۔

جبکہ وہ اپنی تذلیل پر آنسوؤں سے بھری آنکھوں اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔ - اور وہیں دروازے کے ساتھ بیٹھتی ہوئی کب سے روکے گئے آنسوؤں کو بہانے لگی۔ -

بخشاگنا ہوں کو سن کے دعاؤں کو،

ربا پیار ہے تو نے سب کو ہی دے دیا۔ -

میری بھی آنسوؤں کو سن کے دعاؤں کو،

مجھ کو وہ دلا میں نے جس کو ہے دل دیا۔ -

ٹھنڈے فرش پر بیٹھی وہ سسک رہی تھی۔ - ہر لڑکی کی طرح اس نے بھی کئی خواب دیکھے تھے لیکن جس شخص سے اس نے امیدیں لگائیں وہ ہی اس کے خوابوں کا قاتل ثابت ہوا۔ - بچپن سے اس دل میں اس کے لیے محبت تھی۔ - وہ محبت بڑھتی عمر کے ساتھ پروان چڑھی لیکن مقابل کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ -

وہ بیچاری ارمانوں کی ماری معصوم وہیں ٹھنڈے فرش پر روتے روتے سوچتی تھی۔ - جبکہ حازم ہر بات سے بے خبر خود اپنے مہنگے بیڈ پر سکون کی نیند فرما رہا تھا۔ -

سماہرہ کی آنکھ صبح تہجد کی نماز کے وقت کھلی اپنے آپ کو فرش پر دیکھ کر ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن یکدم گزشتہ رات کے لمحات یاد کر کے ایک دفع پھر اس کا دل خون کے آنسوؤں رونے لگا۔ کہ کس طرح حازم نے اس کو حقیر جانا۔ وہ اس کے لئے ایک زبردستی کا بوجھ تھی۔۔۔ یہ سوچتے ہی آنسوؤں ایک بار پھر سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔ شادی کی پہلی صبح اتنی تلخ ہوگی۔ ایسا تو نہیں سوچا تھا اس نے۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھ کر فریش ہوئی اور اپنا تمام حال دل اپنے خدا کے آگے بیان کیا بے شک اس کے سوا کوئی دلوں کے راز نہیں جانتا۔ دورانِ نماز اشک اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔

نماز کے بعد جائے نماز پلیٹ کر اس کو جگہ پر رکھتی بالکونی میں آہ گئی جہاں پودوں پر گرتی اوس۔۔ فلک سے چلتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں، اس کو معتبر کر رہے تھے۔ کھلی فضا میں اس نے ایک لمبا سانس اندر کی جانب کھینچا جیسے خود کو ہلکا کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔ تھوڑی دیر بالکونی میں کھڑے ہونے کے بعد وہ واپس کمرے میں آئی، ایک نظر بستر پر پھیل کر لیٹے حازم کو دیکھا اور خود صوفے پر آکر لیٹ گئی۔۔

حازم کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظرتیار ہوتی سماہرہ پر گئی جو گرین اور گولڈن رنگ کے لباس میں ملبوس اپنے کمر تک آتے گھسنے بالوں کو کھولے آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی۔ اس کے لمبے بالوں کو دیکھ کر دل ہی میں اس نے تعریف کی تھی۔ مگر تعریف زبان پر آنے سے انکاری تھی کیونکہ انا اور غرور آڑے آہ رہی تھی۔

کاجل کے بعد اس نے لپ اسٹک اٹھائی تاکہ اپنے خوبصورت ہونٹوں کو اس سے رنگ سکے لیکن حازم آگے بڑھتا اس کے ہاتھ سے لپ اسٹک پکڑتا اس کی خواہش کو ناکام کر گیا۔۔

مجھے یہ سب فضول کے ڈرامے بالکل پسند نہیں ہیں۔۔

وہ لپ اسٹک کو ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے ہوئے بولا۔۔

آئندہ اس چیز کا خیال رکھنا۔۔

وہ نہایت تلخ لہجے میں اس سے مخاطب ہوا۔ اور ڈریسنگ سے منسلک الماری میں گیا وہاں اس ایک چھوٹا سا لال رنگ کا باکس نکال کر لایا اور احسان کرنے والے انداز میں اس کی جانب کیا۔۔

یہ لو۔۔!! پہن لینا۔۔۔ موم نے دیے تھے۔۔

سماہرہ نے درد سی بھری آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جیسے یہ باور کروانا چاہ رہی ہو۔۔۔ سارے ارمان تو چمنا چور کر چکے ہو۔۔۔ اب اس کھوکھلی چیز کا کیا فائدہ۔۔۔ میں نے یہ پہنے کے لئے دیے ہیں ناکہ انہیں یہاں رکھنے کے لئے۔۔۔ اس کو باکس ڈروڑ میں رکھتے دیکھ کر بولا۔۔۔

میری بات نظر انداز کی جائے۔۔۔ یہ مجھے بالکل بھی گوارا نہیں ہے۔۔۔ وہ غصے میں اس کی جانب بڑھا، باکس کو تھام کر ان میں سے سونے کے نفیس کنگن نکال کر سختی سے اس کی کلائی تھام کر اس میں پہناتے ہوئے بولا۔۔۔

سس۔۔۔ سختی سے کلائی تھامے جانے پر اس کی سسکی منکلی تھی۔۔۔

چلو اب نیچے۔۔۔ اور اپنا موڈ ٹھیک رکھنا۔۔۔ آئندہ شکایت کا موقع ناملے۔۔۔ وہ کہتا باہر کی جانب بڑھا جبکہ وہ اپنی کلائی کو سہلانے لگی جہاں اس کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

www.urdu novels mania.com

سماہرہ اور حازم کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ سب کچھ اپنے معمول کے مطابق چل رہا تھا۔ اس پورے ہفتے میں ان دونوں کے درمیان بات نہ ہونے کے برابر تھی۔

حازم روز صبح جلدی آفس چلا جاتا اور رات کو دیر سے گھر آتا تھا۔۔ ان کے مابین تعلق کو دیکھ حازم کی ماں بھی بہت پریشان تھیں۔ ان نے حازم کو کافی دفع سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ اس طرح سماہرا سے لا تعلقی نا برتے۔ ایک اچھے شوہر کی طرح اس کا خیال رکھا کرے۔ اپنے اور اس کے رشتے کو پروان چڑھائے۔

لیکن وہ ان سے صاف کہہ چکا تھا کہ ان کے کہنے کے مطابق وہ شادی تو کر چکا ہے۔۔۔ پر ایسا کوئی رشتہ وہ نہیں بنانا چاہتا۔۔ حازم کی بات سن کر اس کی ماں بہت دلبرداشتہ ہوئیں تھیں۔۔

مما سوپ پی لیں۔۔ پھر آپ نے میڈیسن بھی لی ہے۔۔

سماہرا شمالہ بیگم کے کمرے کا دروازہ ناک کر کے داخل ہوئی جہاں وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئیں تھیں۔۔

دو دن سے شمالہ بیگم کی طبیعت کافی نا ساز تھی۔ ان کی دیکھ بھال کی تمام تر فدا رمی اس نے اپنے زمے لی تھی۔

سسی تم کیا گھر میں ایسے اتنے سادہ حلیے میں گھوم رہی ہو۔۔؟
بیٹا تھوڑا تیار ہو کر رہا کرو۔۔

ناہا تھوں میں چوڑیاں ہیں۔۔ ناہو نٹوں پر لپ اسٹک۔۔

کہیں سے بھی سہاگن نہیں لگ رہی۔۔۔

شمالہ بیگم سوپ پیتے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولیں۔۔ جو کہ سادہ کوٹن سوٹ میں ملبوس سر پر نفاست سے ڈوپٹہ اوڑھے ان کے سامنے بیٹھی انہیں اپنے ہاتھوں سے سوپ پلا رہی تھی۔۔۔

شمالہ بیگم کی بات سن کر ایک پل کے لئے اسکا ہاتھ تھما اور دودن پہلے کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔

چھن۔۔۔ چھن۔۔۔ چھن۔۔۔

شام کا وقت تھا سما ہر اچھن چھن کرتی چوڑیوں کے ساتھ کمر اسمیٹنے میں مصروف تھی۔

جبکہ بالکونی میں بیٹھا حازم اس شور سے چڑھتا تھا۔۔۔

ایک تو اس کو یہ لڑکی بے انتہاء کی بری لگتی تھی، اوپر سے اس کے شوق چوڑیاں پہننا، بالوں میں پراندہ ڈالنا اس کو سخت کوفت میں مبتلا کرتے تھے۔

اتاروا نہیں فوراً۔۔۔

وہ اس شور سے تنگ آتا کمرے میں آیا اور اس کے سر پر کھڑا اسے حکم دیتے ہوئے بولا۔۔۔

جبکہ وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی اس کی سائڈ سے نکلنے لگی کیونکہ وہ جس کام کو کرنے کا کہہ رہا تھا وہ اس کے بس سے باہر تھا۔۔

اپنی بات کو یوں ہوا میں اڑائے جانے پر اس کا دماغ پل میں گھماتا تھا اس نے باہر جاتی سماہرا کی چٹیا پکڑ کے اپنی جانب کھینچا۔۔ وہ اس کا روائی کے لئیے تیار نا تھی اس لئیے سیدھا اس کے سینے سے آہ لگی۔۔

سمجھ نہیں آتی۔۔ بہری ہو؟؟
کیا بکواس کی ہے میں نے؟؟

اس شور شرابے کو اتارو۔۔ نفرت ہے مجھے ایسی چیزوں سے۔۔ سر میں درد کر کے رکھ دیا ہے۔۔

جب دیکھو چھن چھن۔۔۔۔۔ چھن چھن۔۔۔۔۔
چوڑیوں کو توڑنے کے ارادے سے اس نے سماہرا کی کلائی کو اپنے ہاتھوں کی سخت گرفت میں لیتے ہوئے دھاڑنے کے انداز میں کہا۔۔
جبکہ اس کے ارادے جان وہ رونے لگی تھی۔۔

ن۔۔۔ نہیں حازم پلیز۔۔۔۔۔ ان۔۔۔ انہیں توڑیے گا مت۔۔۔
می۔۔۔ میں اتار دیتی ہوں۔۔۔

وہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے اس سے التجا کرتی ہوئی بولی۔۔

حازم کی کلائی پر سخت گرفت کے باعث کچھ چوڑیاں زمین پر گری تھیں۔۔ کچھ اس کی کلائی میں پیوست ہوئیں تھیں۔۔ دودھیا رنگت کی کلائی سے خون ٹپ ٹپ کرتا نیچے ٹائلوں کے فرش پر گر رہا تھا۔۔

کانچ کی چھن اپنے ہاتھ پر محسوس کیے اس کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔ رونا ہاتھ پر چوٹ لگنے سے زیادہ چوڑیوں کے ٹوٹنے کا تھا۔۔

وہ نیچے فرش پر بکھری چوڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کو چوڑیاں نہیں اپنا آپ ٹوٹتا محسوس ہوا۔۔

اس کو بچپن سے ہی عشق تھا چوڑیوں سے۔۔ وہ ایک پل کے لئے چوڑیوں کو اپنی کلائی سے جدا نہیں ہونے دیتی تھی۔۔

اس کی سہلیاں اس کو "چوڑیوں کی شیدائی" بولتی تھیں۔۔۔

سسی بیٹا پانی پکڑانا۔۔۔!!!

وہ شمائے بیگم کی آواز سن کر ہوش میں آئی۔۔ جو کھانستے ہوئے اس سے پانی پکڑانے کا بول رہی تھیں۔۔

جی۔۔۔ ماما۔۔

بیٹا۔۔ میں نے بہت چاہت سے اپنے حازم کے نکاح میں لیا تھا تمہیں۔۔ وہ پیار اس کے چہرے پر پیار کرتی بولیں تھیں۔۔ اگر وہ تم سے دوری برت رہا ہے تو تم اس کے پاس جاؤ۔۔ اس کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھو۔۔

اس سے باتیں کیا کرو۔۔

محرم کے رشتے میں ایک کشش ہوتی ہے بیٹا۔۔

مما آپ نہیں جانتی وہ بے انتہا ناپسند کرتے ہیں مجھے۔۔ بعض اوقات میاں بیوی اپنے اس خوبصورت رشتے کو خود ہی خراب کر لیتے ہیں۔۔ وہ کبھی میرے نہیں ہو سکتے۔۔ ان کو میری جیسی عام لڑکی نہیں چاہیے۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے بولی۔۔ اور ایک آنسو بے مول ہو کر اس ہاتھ پر گرا تھا جس کا اسے خود اندازا نہیں تھا۔۔

دیکھنا انشا اللہ تم دونوں کا رشتہ ضرور کامیاب ہو۔۔ ایسے روتے نہیں۔۔ مایوس نہیں ہو۔۔ آمین

وہ ان کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولیں۔۔

حازم آفس سے آنے کے بعد سیدھا شمانلہ بیگم کے کمرے میں ان سے ملنے گیا لیکن ان نے حازم سے کوئی بات ناکی اور یہ کہہ کر کمرے سے نکل جانے کا کہا۔۔

جب تک وہ اپنے اور سماہرا کے رشتے کو صحیح نہیں کر لے گا۔۔ اس کو اپنی بیوی ہونے کا حق نہیں دے گا۔۔ تب تک اپنا چہرانا دکھائے۔۔ یہ سن کر اس نے بہت واویلا مچایا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں اور آپ ایک پرانی لڑکی کے لئے اپنے بیٹے سے ایسا سلوک کریں گی۔۔ شمانلہ بیگم نے حازم کے جواب میں غصے سے کہا کہ وہ بھی ان کی بیٹی ہے۔ خبردار جو اس کو پرانی کہا۔۔

اپنی ماں کے آگے کے الفاظ سن کر وہ غصے میں گھر سے ہی چلا گیا تھا۔۔

رات کے ڈیڑھ بجے وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا ہاتھ میں موجود کوٹ کو اٹھا کر صوفے پر مارا۔، گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھا۔۔

سماہرا کیچن کے کام سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی تو حازم کو ہاتھوں میں سر گرائے بیڈ پر بیٹھے پایا۔۔

یہ کب آئے؟ وہ خود سے ہمکلام ہوتے ہوئے بولی۔۔

حازم!!

اپنے نام کی پکار پر اس نے خون آشام آنکھیں اٹھا کر سامنے کھڑی سماہر کی جانب اٹھائیں۔۔۔ جسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ لرز سی گئی۔۔۔

وہ۔۔۔ می۔۔۔ یہ پو۔۔۔ پوچھنا تھا۔۔۔ کھان۔۔۔ کھانا لاؤں آپ کے لیے۔۔۔ وہ اپنے خوف پر قابو پاتی بولی۔۔۔

زہر لا دو۔۔۔ !!

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

اس کی دھاڑ پر خوف سے اس نے اپنی دونوں آنکھیں بھینچی تھیں۔۔۔

تم وہ ہو جس کی وجہ سے میری ماں مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتیں۔۔۔ میری ماں کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہونا تم۔۔۔

کیا پول پٹیاں پڑھاتی رہی ہو موم کو تم۔۔۔

کہ میں پر جابر ہوں۔ بہت ستم ڈھاتا ہوں تم پر۔۔۔ تمہیں تمہارے حقوق نہیں دیتا۔۔۔

اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تر کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں می۔۔۔ میں نے ک۔۔۔ کوئی ش۔۔۔ شکایت نہیں۔۔۔ کی۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ !! اس نے چیختے ہوئے اس کی گردن پر گرفت اور مضبوط کی۔۔۔

لیکن آج کے بعد تم کوئی شکایت کرنے کے قابل نہیں رہو گئی۔۔ کیونکہ تمہاری تمام شکایت میں دور کر دوں گا۔۔

کہتے ہی اس نے سماہرا کو بیڈ کی جانب دھکا دیا۔۔
وہ اونڈھے منہ جا کر بیڈ پر گری تھی۔۔ سیدھی ہو کر

وہ جلدی سے دوسری جانب سے اترنے لگی کہ اس کو اپنا آپ حازم کی سخت گرفت میں محسوس ہوا۔۔

ن۔ نہی۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ح۔۔۔۔۔ حازم۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پلیزن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔
مجھے۔۔۔۔۔ یوں۔۔۔۔۔ بدلے کی بھیٹ مت چڑھائیں۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے التجائیں کرتے ہوئے بولی۔۔ جبکہ وہ اس کا ڈوپٹہ اس کے وجود سے جدا کر چکا تھا۔۔۔۔۔

ح۔۔۔۔۔ حازم۔۔۔۔۔ مجھے یوں رسوانا کریں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ ح۔۔۔۔۔ ز۔۔۔۔۔

جب کے وہ اسی کی تمام مزاحمت کو نظر انداز کیے اس کو خاموش کروا چکا تھا۔۔۔۔۔ اپنا تمام غصہ، وحشت، بدلہ سب اس معصوم کی نظر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

حازم تو لیے سے بال رگڑتا و اشروم سے باہر نکلا تو بے ساختہ طور پر اس کی نظر سما ہر اپر گئی۔ جو آنکھوں کو بند کیے صوفے سے ٹیگ لگائے بیٹھی تھی۔

تم کیا بیٹھی یوں ماتم کر رہی ہو۔۔۔ ناشتہ بنا و جا کر میرے لئے۔۔۔ کوئی جابرانہ یا دنیا سے انوکھا کام نہیں کیا ہے۔ تمہاری اور موم کی خواہش کے مطابق بس اپنا حق وصول کیا ہے۔۔۔ میں تمہارا کوئی عاشق نہیں ہوں جس کو یوں نکھرے دکھا رہی ہو۔۔۔ ناٹک تو ایسے کر رہی ہو جیسے بہت ظلم ڈھادیا ہو تم پر۔۔۔ وہ بالوں میں کنکھی پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔

کون ساحق؟ کیسا حق؟ کس حق کی بات کر رہے ہیں آپ مسٹر حازم؟ وہ دھیمے قدم چلتی اس تک آئی اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کرتی بولی۔۔۔ یہ ہے آپ کا سوکا لڈ حق۔۔۔ وہ۔۔۔ کندھے اور گردن پر اس ستمگر کے دیے گئے نشان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جسے ایک پل کے لئے دیکھ حازم بھی شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔۔۔ نہیں حازم یہ حق نہیں ہے۔۔۔ یہ غصہ، نفرت اور وحشت ہے جو آپ کے دل میں میرے لئے بھری ہے۔

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

آپ جیسے مرد اسی طرح اپنا غصہ اور سیفیشن اپنی بیویوں پر نکالتے ہیں اور اسے حق کا نام دے دیتے ہیں۔۔ تاکہ بعد میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔

اگر آپ لوگ زیادہ ہی حق پر اکرٹے ہیں تو بیویوں کے دوسرے حقوق کیوں یاد نہیں رہتے آپ لوگوں کو۔۔

عزت دینا، محبت کرنا، خیال رکھنا، بھروسہ رکھنا، اعتبار کرنا۔۔ یہ سب چیزیں میاں بیوی کے رشتے کے لئے ضروری ہیں۔۔

لیکن آج کل آپ لوگوں کے ذہن میں صرف ایک ہی حق سرچڑبول رہا ہے۔ باقی کہیں دفن ہو چکے ہیں۔۔ ہمارے خوابوں کی طرح۔۔۔

تلخ مسکان چہرے پر سجائے، آنکھوں میں بے بسی لیے۔۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

جب کہ حازم اس کو حیرت سے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔

جس لڑکی کی زبان اس کے آگے چلتی نہیں تھی آج وہ بے خوف اس کو آئینہ دکھا گئی تھی۔

ناشتہ بنانے کے بعد سما ہر اکارخ شمانہ بیگم کے کمرے کی جانب تھا تاکہ ان کو ناشتہ کروا کر میڈیسن دے سکے۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کو کچھ معمول سے ہٹ کر محسوس ہوا۔ اس کی نظر
شمالہ بیگم کی جانب اٹھی جو کہ کروٹ لیئے لیٹی تھیں۔

وہ ناشتہ ٹیبل پر رکھتی ان تک آئی اور ان کو آواز دے کر اٹھانے لگی۔

مما۔۔۔ ماما جی۔۔۔!! ناشتہ کر لیں میڈیسن کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔

لیکن آگے سے جواب نادار۔۔۔

اس کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔

آگے بڑ کر سماہرا نے ان کو رخ اپنی جانب کیا مگر ان کا ڈھیلا وجود دیکھ اس کی چیخ بلند
ہوئی۔۔۔

مما۔۔۔!!!

سماہرا کی چیخ سن سیرٹھیوں سے اترتا حازم جلدی سے کمرے کی جانب آیا جہاں وہ شمالہ
بیگم کے وجود سے لپٹی رو رہی تھی۔۔۔

کیا! ہوا۔۔۔؟؟؟

حازم۔۔۔ حازم۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں چ۔۔۔ چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔

وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔

سماہرا کی بات سن کر یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟

وہ غصے میں کھوتا اس کی جانب آیا۔۔۔

لیکن جیسے اس کی نظر اپنی ماں کے بے جان وجود پر پڑی تو اس کو کھڑا رہنا محال لگا۔۔۔

موم۔۔۔ آپ ناراض ہیں۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ پر اس دنیا میں تنہا چھوڑ کرنا

جائیں۔۔۔ ناراضگی کی اتنی بڑی سزا نا دیں۔۔۔

وہ ان کے ٹھنڈے وجود کو خود میں بھینچے روتے ہوئے ہوئے بولا۔۔۔

اپنے کندھوں پر نرم ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے اس نے پیچھے دیکھا جہاں سماہرا کھڑی تھی۔۔۔

سمی۔۔۔ سمی تم بولو نا موم کو وہ تمہاری بات سنیں گی۔۔۔ بے خیالی میں اس کو یہ بھی

معلوم نا ہوا کہ وہ اسکو اس نام سے پکارا گیا جس سے بچپن میں پیار سے بلاتا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ اب کسی کی نہیں سنیں گی۔۔۔۔۔ وہ ٹپ ٹپ بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر

ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

اپنی ماں کی تدفین کرنے کے بعد وہ تھکے ہوئے وجود کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں

اس کی نظریں سسکیوں کے ساتھ روتی سماہرا پر گئی۔۔۔

یہ لڑکی ہی منحوس ہے۔۔ اس کے قدم اس گھر کے لئیے بھاری ثابت ہوئے ہیں۔۔ تو بہ تو بہ اپنی ساس کو کھا گئی۔

یہ سارے جملے اس کو دورانِ تدفین سننے پڑے تھے۔
لیکن وہ صبر کا گھونٹ بھر چکی تھی۔۔۔

تم کیوں رو رہی ہو؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہارا مقصد پورا ہوا۔۔ میری ماں کو مجھ سے دور کر دیا۔

وہ گھٹنے کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

تم ایک کالا سایہ ہوا جس نے میری خوشگوار زندگی کو اندھیرے اور ویرانی میں بدل دیا ہے۔۔

تمہاری وجہ۔۔۔ سے صرف تمہاری وجہ سے میری ماں مجھ سے ناراض ہو کر اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔

مجھے ان سے معافی مانگنے تک کا موقع نہیں ملا۔

اور ان سب کی ذمہ دار تم ہو۔

صرف تم۔۔۔ وہ چیختے ہوئے بولا۔۔ غصے اور غم کی وجہ سے اس کی نسیں پھول رہی

تھیں۔۔۔ گوری رنگت میں سرخی سی مل گئی۔۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں مرجانا چاہیے۔۔

کہتے ہی حازم نے سماہر کی سرائی دار گردن کو اپنی گرفت میں لے کر دبایا تھا۔ سماہر کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔۔ آنکھیں بار ابل آنے کو تیار تھیں۔۔ اس نے حازم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے اپنا پچھڑانے کی کوشش کی جس پر اس کی گرفت مزید سخت ہوئی۔۔ حازم کے سر پر اس وقت صرف خون سوار تھا۔۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔

ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔۔ دروازے کی آواز پر اس نے سماہر کو رہائی بخشی تھی۔ حازم کے چھوڑنے پر وہ دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کھانسنے لگی تھی۔

اور شکوہ کناں نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا جیسے یہ احساس دلانا چاہ رہی ہو۔۔۔ ان سب میں میری کیا غلطی ہے۔۔

وہ اس کی نظروں کے مفہوم کو نظر انداز کرتا دروازہ کھولنے گیا جہاں ملازمہ کھڑی تھی۔ صاحب نیچے آپ کو بی بی کے ابو بلا رہے ہیں۔۔

ہم تم جاوہم آتے ہیں۔۔

نیچے جا کر اگر کوئی بجواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ سماہر اکا ہاتھ پکڑے وہ اس کو نیچے لے کر آیا۔۔ جہاں اس کے بابا اپنا بیگ پکڑے جانے کے لئے تیار تھے۔۔

وہ اپنا ہاتھ حازم سے پھڑا کے اپنے بابا کے پاس بھاگی اور ان کے گلے لگ گئی۔۔ کافی دونوں بعد کسی اپنے کا لمس پا کر وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔

گڑیا۔۔ بابا کی جان روتے نہ۔۔ ان کی بات منہ میں ہی رہ گئی جب ان کی نظر اس کی گردن کے نشان پر گئی۔۔

ہی۔۔۔ یہ۔۔۔ تم نے ک۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔
ان نے حازم کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ ان کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

[illegible]

چٹاخ۔۔۔۔۔

سماہرا کے بابا کے ہاتھ سے پڑھنے تھپڑ نے حازم کی چلتی زبان کو قفل لگایا۔۔۔
یہ کس طرح بات کر رہے ہو؟۔۔۔

لگتا ہے باہر کے ملک میں رہ کر تم تمیز و تہذیب بھول چکے ہو۔ افسوس ہو رہا ہے مجھے اپنی مرحوم بہن پر جو تمہاری صحیح تربیت ناکر سکی۔۔

ماموں پلیز۔۔ میری موم کے بارے میں، میں ایک لفظ برداشت نہیں کروں گا۔۔ وہ غصے کے عالم میں مٹھیاں بھیختے ہوئے بولا۔۔

کیوں۔۔؟ کیوں نابولوں۔۔ تم میں کہیں سے بھی اپنے والدین کے جراثیم نہیں۔۔۔

کیا تمہارے باپ نے آج تک تمہاری ماں پر ہاتھ اٹھایا۔؟

تو تم نے اپنی بیوی پر کیسے ہاتھ اٹھایا۔

عورت پر ہاتھ اٹھانا مرد کی مردانگی نہیں بلکہ بزدلی ہوتی ہے۔۔

اب میں یہاں ایک لمحہ اپنی بیٹی کو تم جیسے وحشی اور انسانیت سے گرے ہوئے انسان کے ساتھ نہیں رہنے دوں گا۔

اگر آپ اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے گئے تو واپسی کے دروازے اس کے لئیے ہمیشہ بند رہیں گے۔۔ اور اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ خلع دلائیں گے تو میں آپ کو یہ یاد کروادوں کہ ہمارے خاندان میں خلع لینا مکروہ ہے۔۔

اور طلاق میں دوں گا نہیں۔۔

اب فیصلہ آپ پر ہے۔۔۔

وہ تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جتانے والے انداز میں کہتا گھر سے نکل گیا۔۔۔ یہ بات اس کی انا کو کہاں گوارا تھی کہ کوئی اس کو دھتکارے۔

گڑیا چلو۔۔۔ تم میرے ساتھ۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔ میں انہیں اس حال میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر میں نے انہیں قبول کیا ہے۔

۔ رخصتی کے وقت آپ نے اور ماما نے کہا تھا کہ شادی کے بعد سسرال ہی عورت کا اصل گھر ہوتا ہے۔۔۔

اس کو سنوارنا، بنانا سب عورت کے ہاتھ میں ہے۔۔۔

اور۔۔۔ میں اپنا گھر توڑنا نہیں چاہتی ہے۔

میں ایک طلاق یافتہ عورت بن کر لوگوں کی نظروں میں مظلوم نہیں بننا چاہتی۔۔۔

یہ داغ نہیں چاہتی میں اپنے دامن پر۔۔۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ کا بھرم رکھوں۔۔۔ اور آپ کی یہ گڑیا کبھی آپ کا بھرم ٹوٹنے نہیں

دیگی۔۔۔ وہ مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائے اپنے بابا سے بولی وہ اپنی آنکھوں میں آئی

نمی کو پرے دھکیلتے اس کے سر پر ہاتھ رکھے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دے کر جا چکے

تھے۔۔۔

حازم کی ماں کو اس دنیا سے رخصت ہوئے ایک مہینہ بیت چکا تھا۔۔ کہتے ہیں کسی کے جانے سے وقت رکتا نہیں ہے۔۔، تھوڑے عرصہ کے لئے ان کے ساتھ بتائے گئے لمحے یاد آتے ہیں۔ انسان ان لمحوں کے حصار میں ہوتا ہے۔۔۔ پر بہت جلد وہ واپس اپنی زندگی میں مصروف ہو جاتا ہے کچھ ایسا ہی حال حازم کا بھی تھا وہ بھی اپنی زندگی میں مگن ہو چکا تھا۔۔

ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز پورے فلور پر گونج رہی تھی۔ وہ لڑکی گرلز پینک کوٹ پینٹ میں ملبوس بالوں کو ہائی پونی میں مقید کیے آنکھوں میں منگے سن گلاس لگائے آگے بڑھ رہی تھی۔۔ جب کہ اس لڑکی کے گارڈز اس کے پیچھے ہاتھوں میں گن تھامے اسکی پیروی کر رہے تھے۔۔ وہ اپنے آفس کے گلاس کے دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوئی اور مغرور چال چلتی چکور میز کے سامنے رکھی راکنگ چئیر پر جا بیٹھی۔۔ جہاں اس کا لیپ ٹپ، ٹیشو باکس، پین اور ایک ٹیلی فون رکھا تھا جس سے آفس کے ورکرز سے بآسانی رابطہ کیا جاسکتا تھا۔۔

سماہر کو صبح سے اپنی طبیعت بوجھل بوجھل محسوس ہو رہی تھی۔۔ کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ میڈیسن لیتی کچن میں کھانا بنانے چلی گئی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اگر نانا یا تو ذلت اسی کے حصے میں آئی ہے۔۔ بابا کے ڈانٹنے کے بعد اس نے سماہر پر دوبارہ ہاتھ تو نا اٹھایا پر لفظوں کی چوٹ دینے سے باز نا آیا۔۔۔

حازم گھر آیا تو سامنے کا منظر دیکھ اس کی پیشانی پر شکن نمایاں ہوئیں۔ کیونکہ سماہر الانٹس اوپ کر کے بیڈ پر سکون کی نیند فرما رہی تھی۔۔ اس نے آگے بڑھ کے اسکا ہاتھ کھینچ کر اٹھایا تھا۔۔۔

تم میں میمز نہیں ہیں کیا؟ جب تک شوہر گھر پر نہیں آ جاتا تب تک سوتے نہیں ہیں۔۔ اس دن تمہارے بابا مجھے تو بڑا درس رہے تھے۔۔ اگر تمہیں تھوڑی عقل دے جاتے تو کیا تھا۔۔

سماہر اچو پندرمانٹ پہلے دوائی لے کر لیٹی تھی۔۔ اچانک یوں اٹھائے جانے پر ہڑبڑا کر اٹھی اور حیرت سے حازم کو دیکھا۔۔

اب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہی ہو؟ کھانا لگاؤ۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔

وہ حکم دیتے ہوئے جاچکا تھا مگر اپنی انا، اپنے غرور اور غصے میں اس کے سر پر باندھے گئے دوپٹے کو نوا دیکھ پایا یا پھر دیکھ کر بھی انجان بن گیا تھا۔۔۔
وہ فریش ہو کر نیچے آیا تب تک وہ کھانا لگا چکی تھی۔۔۔ وہ کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور کھانا کھانے لگا۔۔۔

تمہیں کیا ہوا؟؟

وہ اس کو ٹیبل پر سر ٹکائے دیکھ کب بولا۔۔۔
کچ۔ کچ نہیں بس۔۔۔ ایسے ہی سر میں درد ہے۔۔۔
اچھا۔۔۔ ایک لفظی جواب دیے وہ واپس کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

You are my love, you are my life...

(تم میرا پیار ہو، میری زندگی ہو)

I love you so much, I will get you and hide in my soul.....

(میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں، میں تمہیں حاصل کر کے اپنی روح میں چھپا لوں گی)
وہ لڑکی شاندار کمرے میں موجود جہاں اس کے آرام کی ہر آرائش مہیا تھی۔۔۔ نائیٹ بلب کی روشنی میں کسی خوب رو جو ان کی تصویر ہاتھوں میں تھامے ایک ٹرانس سی کیفیت میں بول رہی تھی۔۔۔

برتن سمیٹ کر جلدی سے اوپر پہنچو؟

حازم سماہرا سے کہتا کمرے میں چلے گیا۔۔ جب کہ وہ سر میں اٹھنے والے درد کو برداشت کرتی کیچن سمیٹ کر کمرے میں آئی جہاں حازم پہلے سے بیڈ پر لیٹا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔ میں نے سونے کے لئے نہیں کہا۔۔ پہلے سر دبا و میرا۔۔ سر درد ہو گیا ہے۔۔۔ سارا دن آفس میں ورکرز کے ساتھ سر کھپانا پڑتا ہے۔۔ وہ اس کو لیٹتے دیکھ کر بولا۔۔

جبکہ وہ خاموشی سے اپنے نازک ہاتھوں سے اس کا سر دبائے لگی۔۔

تھوڑا زور سے دبا و!! جان نہیں ہے کیا ہاتھوں میں۔۔

تمہیں نا کبھی عقل نہیں آئی ہے۔۔۔ یہاں لیٹو میں بتاتا ہوں کیسے دباتے ہیں۔ کہنے کو تو ایک سلیقہ شعار لڑکی ہو مگر کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کر سکتی۔۔

حازم اٹھ کر بیٹھا اور سماہرا کا سر اپنی گود میں رکھ کر آرام آرام سے اس کے سر کی مالش کرنے لگا۔۔

اس طرح دباتے ہیں۔۔ وہ اس کے سر کی فیزیو کرتے ہوئے بولا۔۔ جبکہ دوسری طرف سماہرا سر میں سکون ملنے کے باعث نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔۔

اس لڑکی کے اندر داخل ہوتے ہی حازم پر ایک سحر سا تاری ہوا تھا۔ وہ دم بخود سا اسکو دیکھ رہا تھا۔ گوری رنگت، لمبی ناک، ہلکے میک اپ سے سجا چہرہ، باریک کٹاؤ دار لب، گہری نیلی آنکھیں۔۔۔ اوپر سے ویل کونفیڈینٹ۔۔۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہی حازم کے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔ (یہ لڑکی میرا حازم کے لئے پرفیکٹ ہے۔)

ہیلو!

گڈ مارنگ!!

مائے نیم از روباب شمس۔۔۔

روباب نے اندر داخل ہو کر اپنا تعارف کروایا اور پھر پریزینٹیشن شروع کی۔۔۔ اس کی آواز میں ایک کشش سی تھی جس نے میرا حازم کے ساتھ سب کو اپنی جانب جکڑا ہوا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

سماہراجو کمر اصاف کرنے کے بعد کچن میں کھانا بنانے کے لئے داخل ہوئی تھی چکر آنے کے باعث ٹیبل کا سہارا لیا۔۔۔

کیا ہوا بی بی جی۔۔۔!!

یہ لیں پانی پیئیں۔۔۔

ملازمہ جو برتن دھو رہی تھی سما ہر اکو دیکھ اس تک آئی۔۔

کچھ نہیں بس چکر سے آرہے ہیں۔۔ اور سر میں درد رہتا ہے۔۔ وہ پانی پکڑتے ہوئے بولی۔۔

بی بی جی۔۔ میری مانیں تو آپ ایک بات ڈاکٹر سے رابطہ کر لیں۔۔
وہ برتن دھوتے ہوئے بولی۔

ہسم۔۔۔۔۔

میر حازم جیسا کہ آج کی پریزنٹیشن کے مطابق ہم یہ ڈیل آپ کے ساتھ فائل چکے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے بزنس کو مزید آگے لے کر جائیں گے۔۔
میٹنگ ختم۔ ہونے کے بعد روم میں صرف حازم اور روباب تھے۔۔
یس شیور۔۔۔

www.urdu novels mania.com

مس روباب۔۔۔

وہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندگی اور ستائش دیکھ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ لیکن یہ خوشی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

کیونکہ اس نے آج تک جھکنا نہیں سیکھا تھا۔۔
 اوکے میر حازم میں چلتی ہوں۔۔ باقی کی ڈیسکشن کل ہم کسی ریسٹورنٹ میں کریں گے۔۔
 وہ اپنی نین نشیلی آنکھوں پر چشموں کا پہرا لگاتے ہوئی بولی۔۔
 اگر آپ یہ ڈیسکشن میرے گھر پر لپچ کر کے کریں گی تو مجھے زیادہ خوشی ہوگی۔۔
 وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی بات مانوں گی۔۔؟
 وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر بولی۔۔
 کیونکہ میر حازم کو آج تک کسی نے انکار نہیں کیا۔۔۔
 چہرے پر غرور سے بھرپور مسکراہٹ سجا کر جواب دیا گیا۔۔
 اور اگر میں انکار کر دوں؟؟ وہ گلاسز کو ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔
 تو پھر میں یہ سمجھوں گا کہ آپ مجھ سے گھبرا رہی ہیں۔۔ اور میرا چیلنج ریجیکٹ کیا۔۔۔!!

جی نہیں۔۔۔

آئی لائنک چیلنجز۔۔۔

سو کل کالچ آپ کے گھر پر مسٹر میر حازم۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولتی اپنا فون ٹیبل سے اٹھائے باہر کی سمت چل دی۔۔۔ جبکہ میر کے بقول اسکا کا دل بھی اپنے ساتھ لے جا چکی تھی۔۔۔

آپ دو ایساں وقت پر لیجیے گا۔۔

اور ہر ہفتے چیک اپ کے لئے آتی رہنا۔

ڈاکٹر نے کہتے ہی ایک پرچہ سماہر کی جانب بڑھایا۔۔

جبے اس نے مسکرا کر تھام لیا۔

سماہر اطمینان سے زیادہ خراب ہونے کی صورت میں ڈرائیور کے ساتھ نزدیکی کلینک پر آئی تھی جہاں ڈاکٹر نے اسے امید سے ہونے کی خبر سنائی تھی جبے سنتے ہی وہ سکتے میں آ گئی تھی۔۔

ایک خوشی کا احساس اس کے پورے بدن میں سرایت کر گیا۔ لیکن جلد ہی یہ سوچ کر مایوس ہو چکی تھی۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا حازم اس بات سے خوش ہوگا۔ وہ تو اس کے وجود کو ناپسند کرتا ہے۔۔ اسی سوچ کے ساتھ وہ واپس گھر آ چکی تھی۔۔

کیا ہوا تم اتنی خاموش ہو کیوں ہو؟

وہ لوگ رات کا کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر سونے کے روم میں آ چکے تھے۔۔
 حازم نے سماہرا کو دیکھ کر کہا جو کہ چھت کو گھورتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی
 تھی۔۔

کچھ نہیں۔۔۔

وہ ویران آنکھوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے بولی۔۔
 کوئی بات پریشان کر رہی ہے تو کہہ سکتی ہو۔۔

وہ آج معمول سے ہٹ کر خوشگوار لہجے میں اس سے سوال کر رہا تھا۔۔
 سماہرا نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ دراصل آج۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹرن۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹرن۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو بولنے لگی تھی فون کی بیل نے اس کی بات کو کاٹا تھا۔۔۔

ویٹ۔۔ میں فون سن کر آتا ہوں۔۔ وہ کہتا فون لے کر بالکونی میں چلے گیا۔۔

آپ کے پاس تو میرے لئیے وقت ہی نہیں۔۔

وہ اداسی سے سوچتے ہوئے تکیہ سیدھا کر کے لیٹ چکی تھی۔۔

ہاں بولو کیا بول رہی تھی۔

حازم جب فون سن کر روم میں آیا تو اس کو سوتے دیکھ ایک لمبی سانس ہوا میں خارج کرتا خود بھی لیٹ چکا تھا۔۔

آج گیسٹ آرہے ہیں سو اس حساب سے کھانے وغیرہ کی تیاری کر لینا۔
گھر کے عام لباس میں ملبوس حازم نے کچن میں کام کرتی س۔ اہرا سے کہا۔
جی بہتر۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے بتادیں کتنے گیسٹ ہیں اور مینیو میں کیا کیا رکھنا ہے تو میں اس حساب سے بنا لوں گی۔

وہ بھاپ اڑاتی گرم گرم کافی حازم کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔
زیادہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بس میری بزنس پاٹرن میں اور ہو سکتا ہے انکے ساتھ انکی ایسیسٹنٹ
www.urdu novelsmania.com
بھی ہوں۔۔۔

سو اسی حساب سے تین چار ڈیشز بنالینا۔۔
جی آپ پریشان ناہوں میں بنا لوں گی۔
بہم۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کی کھڑکی سے پڑتی سورج کی کرنیں اسکے حسین چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔ ان کرنوں سے بچنے کے لیے اس نے سائنڈ پر رکھا کشن کروٹ بدلتے ہوئے اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھا۔۔

جس سے اس کا ہاتھ اپنے تنکے کے بائیں جانب رکھی کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔۔
پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آئی لیکن حواس بیدار ہوتے ہی اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکان آئی تھی۔۔

جیسے سمجھ چکی ہو وہ کیا چیز ہے۔۔۔۔۔

ہاں!!

وہ اس کی محبت دیوانگی کی تصویر تھی اسکے خوابوں کے شہزادے کی جو انقریب اسکا ہونے والا تھا۔۔ لیکن ایسا صرف اس کو لگتا تھا لیکن قسمت میں کیا لکھا ہے وہ صرف قسمت لکھنے والا جانتا ہے۔۔

سما ہر اجب ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر کمرے میں آئی تو حیرت کی زیادتی سے اس کا منہ کھل گیا۔۔

کیونکہ پورا کمرانڈے بازار (ایل-بی) کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ کیونکہ حازم الماری کے تمام کپڑے بکھیرے بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے لئے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا، ہر چیز کو کتنی نفاست سے رکھنے والا حازم آج کمرے کا یہ حال کیے بیٹھا تھا۔۔۔

کچھ یاد آتے ہی وہ جلدی سے الماری کی جانب آئی۔۔۔ اور ڈروڈ کو لاک لگا دیکھ شکر کا سانس لیا تھا اس نے۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے؟؟

وہ حیران پریشان کھڑی اس سے سوال کرتے ہوئے بولی۔۔۔

یار میں نے کون سا شوق سے کیا ہے۔۔۔؟؟

میری رویل بلو کمر کی شرٹ نہیں مل رہی۔۔۔

اف۔۔۔ وہ تو میں نے چھت پر سکھانے کے لئے ڈالی ہے آپ انے ایک مرتبہ پوچھ تو لیا ہوتا۔۔۔

آپ ایک مرتبہ مجھ سے پوچھ تو لیتے!!!

میں نے کتنی محنت سے کل الماری سیٹ کی تھی۔۔۔

اور آگے بڑھ کر کپڑے سمیٹنے لگی تھی۔۔۔

اسے چھوڑو۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔۔

میرا مطلب۔۔ ہے کہ اسے بعد میں کرنا پہلے جا کر میری شرٹ لاو۔۔

وہ جلدی سے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔۔

وہ بنا کچھ کہے اوپر سے شرٹ لا کر اسے پریس کرنے لگی۔۔ پھر الماری میں ایسے ہی کپڑے

ڈال اسے بعد میں سیٹ کرنے کا سوچ کر کچن میں کھانا بنانے چلی گئی۔۔

کچن میں آ کر جلدی جلدی اس نے پاستہ اور بریانی کے لئیے مصالحہ تیار کیا۔۔ ساتھ ساتھ راتہ اور سلاد بنایا۔۔ بریانی کو دم لگانے کے بعد اس نے میٹھے میں کسٹر ڈبنا یا اور اسے ٹھنڈا ہونے کے لئیے فریج میں رکھا۔

اہسم۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

کتنی زبردست خوشبو آرہی ہے۔۔

تیار ہونے کے بعد حازم کچن میں داخل ہوا جہاں سماہرا کباب تل رہی تھی۔۔

سماہرا نے حازم کی جانے والی پہلی تعریف پر مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تو اس حسن کے

دیوتا پر اس کی نظریں منجمد ہو گئیں۔۔۔

وہ جو حازم کے حسن میں کھوئی تھی۔۔ غلطی سے ہاتھ فرائی پین پر لگنے سے اس کی سسکی اُبھری۔۔۔ خوبصورت آنکھوں میں یکدم نہی جھلکی تھی۔۔

دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا؟؟

مجال ہے کوئی کام ڈھنگ سے کر لو۔۔

حازم جلدی سے برنول لیتا اس تک آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگا جہاں جلنے کے باعث ہاتھ لال سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ہاتھ جلا کر بیٹھ گئی ہو۔۔ تاکہ سر ونگ نہ کرنی پڑے۔۔

سماہراجو سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کی فکر میں بول رہا ہے۔ لیکن اس کی آخری لفظوں سے اس کو اپنا دل چھلنی ہوتا محسوس ہوا۔۔

آپ فکرمنا کریں۔۔ سر ونگ وغیرہ سب وقت پر ہو جائے گا۔۔

وہ اپنا ہاتھ آرام سے اس کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے بولی۔۔ اور برنول۔ اپنے ہاتھ پر لگانے لگی۔۔۔

اوپاں !!

وہ جاتے جاتے پلٹا۔۔۔ سماہرا نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ باہر اس حلیے میں مت آجانا۔۔۔

میں نہیں چاہتا کسی کے سامنے میری انسلٹ ہو۔۔۔
وہ کہتا باہر کی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔۔

جبکہ سماہرا ہاتھ پر برنول لگا کر کباب کی جانب متوجہ ہوئی جو کہ ان کے مقابلے کے دوران کافی حد تک اس کے دل اور نصیب کی مانند جل چکا تھا۔

ڈارک اورنج جینس پر ملٹی رنگ کا کرتا پہنے گلے میں اسٹالر ڈالے وہ خود پر مہنگے پرفیوم کی بارش کیے وہ اپنی چھمچاتی گاڑی میں بیٹھ کر حازم کے گھر کی جانب روانہ ہوئی جہاں اس پر ایک ناقابل یقین راز آشکار ہونا تھا۔۔۔
صاحب آپ کی مہمان آچکی ہیں۔ ملازمہ نے اس کو آکر روبروباب کے آنے کی اطلاع دی۔
آپ انہیں سیٹنگ روم۔ میں بیٹھائیں میں آتا ہوں۔۔۔

جی۔۔۔

ملازمہ کہتی جا چکی تھی۔۔۔

شیشے میں سے خود پر ایک طائرانہ نظر دوڑائے اپنے بالوں اور کوٹ کو سیٹ کرتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

گڈ آفٹر نوں مس روباب۔۔۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔
جس پر روباب نے بھی اس خوش شکل نوجوان کے سر اُپے پر ایک نظر ڈال کر مسکرا کر جواب دیا۔

مسٹر حازم پروجیکٹ کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔؟

وہ جس کا سپ لیتے ہوئے بولی جو کہ سماہرا نے ملازمہ کے ہاتھ بھیج دیا تھا۔
ہمم۔۔۔۔۔ آپ تھوڑا ایزی ہو جائیں۔۔۔ پھر ڈیسکشن اسٹارٹ کرتے ہیں۔۔۔
میں ایزی ہوں۔۔۔ آپ پلیز اسٹارٹ کریں۔۔۔
اوکے مس۔۔۔ ایزیوروش۔۔۔

وہ جو ملاقات کو طویل کرنا چاہتا تھا لیکن روباب کی بات پر اس کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

اپنا لیپ ٹاپ اور فائل اسٹڈی سے لانے کے بعد اس نے پروجیکٹ کے بارے میں اپنے خیالات روباب سے ڈسکس کیے۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈسکشن کے بعد وہ دونوں فارغ ہوئے۔۔ اتنی دیر میں سما ہرانے ملازمہ کے ہاتھ کھانا لگنے کا پیغام بھیجوا یا۔۔ تو وہ دونوں لہج کی نیت سے ہال کی جانب روانہ ہوئے۔۔

ہیو آ سیٹ مس روباب۔۔۔۔۔!!!!

وہ کرسی دھکیل کر اسکو بیٹھنے کی دعوت دیتے ہوئے بولا۔۔

جبے اس نے مسکرا کر قبول کیا۔۔

جبکہ ملازمہ کا یہ دیکھ منہ کھل گیا تھا۔۔ لو بھلا اپنی بیوی کا خیال رکھا نہیں جاتا اور غیر لڑکیوں کی کیسے آو بھگت کر رہا ہے۔۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

واو۔۔۔ مسٹر حازم آپکی ملازمہ کے ہاتھوں میں تو تو بہت ٹیسٹ ہے۔۔ وہ کباب کی پہلی

بانٹ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ سب ملازمہ نے نہیں میری وائف نے بنایا ہے۔۔۔ وہ مسکرا کر جواب دیتے ہوئے

بولا۔۔۔

جبکہ اس کی بات سن روباب کو نوالہ اپنے حلق میں پھنستا محسوس ہوا۔۔ اس کی مسکراہٹ

یکدم سمٹی تھی۔۔۔

جسے انجانے میں حازم بھی نوٹ مرچکا تھا۔۔۔
 وہ اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ کیا ضرورت تھی وائف کا زکر چھیننے کی۔۔۔۔۔
 آریو میرڈ۔۔۔۔۔

وہ اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔
 یس۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔۔
 او۔۔۔۔۔ کونگریٹو لیشن!!!

مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔ وہ بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ بولی تھی اس کے دل کی دنیا یکدم ویران
 ہوئی تھی۔ ہر چیز سے اس کا دل اچاٹ سا ہو گیا تھا۔۔
 بالے داوے۔۔۔ آپ کی وائف نظر نہیں آ رہیں۔۔۔
 جی۔۔۔۔۔ وہ اوپر روم میں ہے۔۔۔۔۔ شاید سو رہی ہیں۔۔۔۔۔
 وہ شرمندگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔
 اس کو سما ہر اپر غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔ مطلب یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا ہے۔۔۔۔۔
 اوو۔۔۔۔۔ اٹس اوکے۔۔۔۔۔ نو ایشو۔۔۔۔۔

Thankyou so much for this special and great full lunch....

(بہت شکریہ اتنے اچھے اور خاص لंच کے لئے)

وہ کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

Oh...okdear...it's mine pleasure...
Goodbye...

(او۔۔ کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا۔۔۔)

ہم گڈ بائے۔۔۔

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔۔

روباب کے جانے کے بعد حازم کمرے میں آیا اور غصے سے سماہرا کی جانب بڑا جو کہ
الماری کے کپڑے سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

تم۔ سمجھتی کیا ہو خود کو؟

بہت زیادہ ایٹیٹیوڈ ہے تم میں۔۔۔

وہ اشتعال کے عالم میں اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی جانب گھماتے بولا۔۔۔

آج تمہاری وجہ سے مجھے روباب کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑی۔۔۔

کتنا ایبیرس فیل کر رہا تھا میں۔۔۔

کیا ہو جاتا اگر تم تھوڑی دیر کے لیے نیچے آ جاتیں۔۔۔

تمہیں نظر نہیں لگ جانی تھی۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔ آپ آج ایک مرتبہ بتادیں۔۔۔

کبھی آپ کو میری ڈریسنگ کا ایشو ہوتا۔۔

کبھی اپنی ایج کا۔۔۔

اس لئے نہیں آئی تھی کہیں آپ کو مجھ جیسی ٹیپیکل

لڑکی کی وجہ سے اپنی ہائی کلاس سوسائٹی میں شرمندگی نا اٹھانی پڑے۔۔۔۔

وہ اس سے اپنا چھڑاتی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔ جبکہ پیچھے حازم غصے سے پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔۔۔

چاند کی مدھم چاندنی میں ہر چیز اونگھتی محسوس ہو رہی تھی رات کے اس اندھیرے میں وہ بالکونی میں کھڑی تھی ہیں۔۔۔۔

آج تو پہر کی حازم کی بات سن کر کر اس کی خواہش انگلش مایوسی کے اندھیروں میں گم ہو گئی تھی اس کا دل کہہ رہا تھا کہ بھول جاؤں اسے سے وہ تمہارے نصیب میں نہیں نہیں جبکہ دماغ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ تمہارا عشق ہے، تم اسے حاصل کر سکتی ہو ہو کیا ہوا اگر وہ شادی شدہ ہے۔۔۔!!!!!! مرد

پر تو چار شادیاں جائز ہیں۔۔۔۔۔

لیکن میں ایک عورت ہو کر کسی دوسری عورت کا گھر برباد نہیں کر سکتی دل نے دلیل دی تھی۔۔۔۔۔

تم کسی کا گھر برباد نہیں کر رہی۔۔۔ تم نے صرف اپنی محبت کو حاصل کرنا ہے۔۔۔۔۔ ویسے بھی محبت اور جنگ میں ہر چیز جائز ہوتی ہے دماغ میں دل کی بات کو پرے دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

حازم پچھلے دس منٹ سے گاڑی میں بیٹھا سماہرا کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ روبا نے حازم اور سماہرا کو اپنے گھر میں پارٹی پر انوائٹ کیا تھا جو کہ اس نے بزنس ڈیلنگ کی بنا پر رکھی تھی۔۔۔۔۔ جس میں اس کے سرکل میں موجود جاننے والے، دوست وغیرہ بھی موجود تھے۔ گاڑی کے اس پار سے اسکو سماہرا اپنی جانب آتی نظر آئی اس کو دیکھ کر اس کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیسی ڈریسنگ کی ہے تم نے؟

کوئی دھنگ کا ڈریس نہیں ہے تمہارے پاس؟؟

یہ تنبوپن کر کوئی پارٹی میں جاتا ہے

وہ ناگواری سے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

جس نے شلوار سوٹ میں ڈوپٹہ سر پر اوڑے اور شانوں کے گرد شال لپیٹی تھی۔۔۔۔
 کیا ہوا؟ ٹھیک تو ہے۔۔۔ وہ حیرانی سے استفسار کرتے ہوئے بولی۔۔۔
 دروازہ بند کرو۔

وہ سماہرا کی بات کو سرے سے انکور کرے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ پورا راستہ خاموشی
 میں کٹا تھا۔۔۔

اس تنبو کو اتار و فوراً۔۔۔
 میں نہیں چاہتا کہ لوگ مجھے کہیں کہ میرا حزم ایک کارٹون کو لے گھوم رہا ہے۔
 منزل پر پہنچنے کے بعد حزم نے سماہرا کو گاڑی میں سے اترنے سے پہلے کہا۔۔۔۔
 جبکہ سماہرا اس کی بات پر حیرت کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ کہ کیسا شوہر ہے جو اس کو
 صرف شال لینے کی بنا پر کارٹون کا خطاب دے رہا تھا۔۔۔
 پر۔۔۔ می۔۔۔ میں کیسے۔۔۔ مجھے بہت عجیب فیمل ہوگا۔۔۔ وہ منمننا تے ہوئے بولی۔۔۔
 اور اگر میں تمہیں اس حالت میں اپنے ساتھ اندر لے کر گیا تو مجھے بہت عجیب فیمل ہوگا۔۔۔
 تو مت لاتے نا آپ۔۔۔!!!!!!
 وہ بھرائی آواز کے ساتھ بولی تھی۔

صحیح ہی تو کہہ رہی تھی اگر اتنی ہی اس کو ریپوٹیشن کی فکر تھی تو لے کر ہی کیوں آیا تھا۔۔۔
 اس نے منتیں تو نہیں کیں تھیں۔ ہمیشہ وہ اس کی ذات کی تذلیل کرتا تھا۔۔۔ صرف اس
 بنا پر کہ اس کا تعلق میڈل کلاس گھرانے سے ہے۔۔۔ وہ لوگ ان کے اسٹینڈرڈ کے
 نہیں۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں۔۔۔ زبان چلانے والی عورتیں سخت ذہر لگتی
 ہیں۔۔۔

تم سے جتنا کہا گیا ہے بس اتنا کرو۔۔۔۔

زیادہ چپڑچپڑنا کرو تو بہتر ہوگا۔۔۔ ہم دونوں کے لئے۔۔۔

اس کی کلائی سے تھامے اسکو اپنی جانب کھینچ کر پھنکارتے ہوئے بولا۔۔۔

اور دوسرے ہاتھ سے سماہرا کی شال اس کے وجود سے جدا کی۔۔۔

یہ بات یاد رکھ لو اب تم بد قسمتی سے ہی صحیح لیکن میرے ساتھ میری بیوی کے حق سے رہ

رہی ہو۔۔۔ تو اپنی جتنی بھی مڈل کلاس والے چونچلے ہیں وہ ختم کر دو۔۔۔۔

وہ اس کی کلائی پر گرفت مزید سخت کرے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

جب وہ اس کی سخت گرفت سے اپنی کلائی نکالنے کے کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

سماہرا سے افسوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے۔۔۔۔ شائد وہ پہلا ایسا شوہر تھا۔۔ جو اپنی ہائے کلاس سوسائٹی کی وجہ سے اپنی ہی بیوی کو بے پردہ کر رہا تھا۔۔

یا شائد اور بھی ایسے شوہر پائے جاتے ہونگے۔۔۔
جو اپنی عزتوں کو یوں بے پردہ کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ پر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ وہ اس جہالت کو موڈرن فیشن کرار دیتے ہیں۔۔۔۔
وہ دونوں اندر کی طرف آئے جہاں پارٹی عروج پر تھی۔ روبا اب انہیں دیکھ کر ان کی جانب آئی جبکہ حازم کی ہمیشہ کی طرح آج بھی اس حور شمائل دوشیزہ کے حسن میں کھو گیا تھا۔۔۔۔ وہ بلیک رنگ کی لانگ میکسی میں لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔۔۔
ہیلو۔۔۔۔۔ ہاؤ آریو۔۔۔۔۔

اُم پپی اینڈ سر پرائز۔۔۔۔۔!!!!!!
www.urdu novels mania.com

وہ ان دونوں سے ملتے ہوئے بولی۔۔۔۔ اور ایک نظر حازم کے پہلو میں موجود لڑکی کو دیکھا جو کہ ڈوپٹہ سیٹ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔
جب کوئی اتنے پیار اور دل سے بلانے کا تو کون منا کرے گا بھلا۔۔۔۔۔
وہ محبت بھری نظروں سے اس کو دیکھ کر بولا۔۔

سماہرا۔۔۔۔۔ ملوان سے یہ میری بزنس پارٹنر۔۔۔

اور اب فرینڈ مس روباب ہیں۔۔ وہ سماہرا کو دوپٹے کے ساتھ لگا دیکھ بظاہر مسکراتے،
لیکن اپنے فضول میں آنے والے غصے کو پیٹتے ہوئے بولا۔۔۔

جی۔۔۔ جی۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔

وہ سنبھل کر بولی۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

روباب کو لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

وہ سماہرا کو رشک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کو خوش قسمت محسوس کر رہی
تھی۔۔۔ لیکن اگر وہ اس کی دل کی دنیا کا سفر کر لیتی تو شاید یہ خیال وہ اپنے ذہن سے

www.urdu novels mania.com

نکال دیتی۔

اس کی معصومیت دیکھ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ جیسا اس نے سوچا وہ سب نا کرے وہ اس
معصوم کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔۔۔

لیکن ابھی وہ ان تمام سوچوں کو جھٹکتے اندر کی جانب لے گئی۔۔۔۔

یہ آپ کی وائف ہیں؟؟

پارٹی میں موجود ایک لڑکی نے آکر حیرت سے حازم سے کہا۔۔۔
یس۔۔۔

او۔۔۔!!!

ہمیں تو لگا آپ کی وائف کوئی ماڈرن ہوں گیں۔۔۔۔۔ بٹ یہ تو۔۔۔۔۔
وہ سماہرا کو حقیر نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

مس۔۔۔ اسٹنن آف یور بزنس۔۔۔ میری مرضی میں جس سے بھی شادی کروں۔۔۔ اور
آپ کون ہوتی ہیں میری وائف بارے میں بولنے والی۔۔۔

حازم کو اسکا سماہرا کے لئے اس طرح کہنا کافی ناگوار گزرا تھا۔۔۔ جو بھی تھا، جیسا بھی
تھی۔۔۔ تھی تو وہ اس کی بیوی ہی۔۔۔۔۔

انجیلینا آپکو آپکے فادر ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ روبات معاملہ بڑتا دیکھ ان تک آئی اور انجیلینا کو
وہاں سے بھیجنا چاہا۔۔۔۔۔ وہ منہ بناتی وہاں سے جا چکی تھی۔

مسٹر حازم آئیں میں آپ کو اپنے انکل سے ملاتی ہوں۔

تم ادھر ہی رکو۔۔۔۔

کہیں جانا نہیں۔ میں ابھی آیا۔۔۔

جی بہتر۔۔۔

روباب اور حازم دونوں جاچکے تھے۔۔۔ جب کہ وہ اکیلی کھڑی ماحول کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

کہ اس کو اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے آس پاس دیکھا تو اس کی نظر کارنر ٹیبل پر بیٹھے ایک شخص پر گئی۔۔۔ جو کہ گرے کوٹ پینٹ پہنے، ہاتھوں میں وائن کا گلاس تھا مے پینا پلکیں جھپکائے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

سماہر اکو اسکی نظریں خود کا ایکسرے کرتی محسوس ہوئیں۔۔۔ اس نے گھبرا کر۔۔۔

حازم کی تلاش میں نظریں دوڑائیں لیکن وہ دونوں اس کو کہیں نظر نہ آئے۔۔۔

وہ اس کی نظروں سے بچتی باہر پول کی سائیڈ پر آگئی۔ وہ وہاں کھڑی پول کے پانی کو دیکھ رہی تھی جس میں پورے چاند کی چاندی کا عکس پڑ رہا تھا اور پانی میں اٹھتی موجوں سے وہ اس کو اپنے نصیب کی مانند ہلتا محسوس ہو رہا تھا۔

تم بھی میری طرح تنہا ہو۔

جیسے اتنے سارے تاروں کے بیچ میں بھی تم اکیلے ہو۔ بالکل اسی طرح میں بھی یہاں اپنے جیسے ہی انسانوں کے بیچ تنہا ہوں۔۔۔

وہ چاند کو دیکھتے ہوئے اپنا درد اس سے بانٹ رہی تھی کہ اس کو اپنے کندھے پر ایک انجانا لمس محسوس ہوا۔ اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تو وہاں وہی شخص اپنی وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔ جو کہ تقریباً سینتیس کے لگ بھگ عمر کا ہوگا۔۔

وہ جلدی سے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

آپ یہاں اکیلی کیا کر رہی ہیں؟

وہ اس کا گھبراہٹ محسوس کر چکا تھا۔۔ اس لئے آرام سے استفسار کرتے ہوئے بولا۔۔

وہ بنا جواب دیے واپس جانے لگی تھی کہ یکدم اسکا پاؤں موڑا۔۔

اس پہلے کہ وہ گرتی اس شخص نے جلدی سے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ جس سے وہ اس کی

بانہوں میں قید ہوئی۔۔ دونوں کی دھڑکنیں یکدم تیز ہوئیں تھیں۔۔

ایک کی محبت سے۔۔

جبکہ دوسرے کی خوف، غصے اور غم سے۔۔

حازم جو سماہرا کو ڈھونڈتے ہوئے باہر آیا تھا اس کو کسی غیر مرد کی بانہوں میں دیکھ کر اس

کا غصہ سوانیزے پر پہنچا تھا۔۔

وہ جلدی سے ان تک آیا اور کھینچ کر ان کو الگ کیا۔۔۔

ہاؤڈیر۔۔ یوٹچ مائے وائف۔۔

وہ اس کا لڑکھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

جبکہ لفظ وائف پر وہ حیرت سے سماہرا اور حازم کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ زندگی میں پہلی بار اس کا دل جس لڑکی پر آیا اور وہ بھی شادی شدہ۔۔۔۔

انم سوری۔۔ میں تو جس ان کی ہیلپ کر رہا تھا۔۔۔

اگر میں نہیں پکڑتا تو وہ پول میں گر جاتیں۔۔۔

وہ صفائی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

تو گر جانے دیتے۔۔۔۔

حازم۔۔۔۔۔ سماہرا نے خوف سے لبریز چہرے کے ساتھ اس کو پکارا۔۔۔

اس نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اور چلا کر بولا۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔

مسٹر سلمان۔۔ اٹس کا لاسٹ وارنگ فاریو۔۔۔

وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

وہ کھینچ کر سماہرا کو لیتا وہاں سے منکٹا چلا گیا۔۔۔

اور سیدھا لاکر اس کو گاڑی کے ساتھ پن کیا۔۔۔

بہت شوق ہے تمہیں غیر مرد کی بانہوں کا ہار بننے کی۔۔۔ وہ اس کو جبرے کو دبوچتے ہوئے بولا۔۔۔

ن۔ نہیں۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں۔۔۔

وہ اٹک اٹک کے بولی تھی۔۔۔ جبکہ ظالم آنسوؤں ناچاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے پھسلے تھے۔۔۔۔

ویسے تو بہت پارسا بنتی ہو۔۔۔ اب کہاں گئی تمہاری وہ پارسانی۔۔۔
آپ میری۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔۔

وہ دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ خوف سے اس نے اپنی آنکھیں میچیں تھیں۔
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ رہ رہ کر اس کو
وہ لمحہ یاد آ رہا تھا۔۔۔ جب سماہرا سلمان کی بانہوں میں تھی۔۔۔

وہ تو اس سے نفرت کا داوے دار تھا پھر اسے کیوں برا لگ رہا تھا۔۔۔

کہتے ہیں نکاح کے بعد اپنے محرم سے محبت ہو جایا کرتی ہیں۔۔۔

بس اسے سمجھنا۔۔۔ صرف انسان کو خود چاہیے۔۔۔

وہ رش ڈرائیونگ کرتا گھر تک پہنچا۔۔۔ دو مرتبہ ان کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ سماہرا ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی۔ گاڑی لاتے اس نے پارکنگ میں کھڑی کی اور بنا اس کی جانب دیکھے سیدھا اوپر چلا گیا۔۔

اس نے کمرے میں داخل ہونے کے لئے جیسے ہی ناب گھمایا تو دروازہ اندر سے لاک تھا۔۔ حازم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی لاک لگا دیا جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اس کی موجودگی نہیں چاہتا۔۔۔

وہ پانچ منٹ دروازے سے سرٹمکائے کھڑی رہی پھر مایوسی سے اس بند دروازے کو دیکھ انکھوں سے نمکتے آنسوؤں کو صاف کرتی نیچے شمانلہ بیگم کے روم میں آگئی۔۔۔ کمرے میں داخل ہو کر ایک گہرا سانس لیا تھا اس نے۔۔۔ جیسے اپنے اندر کی گھٹن کو کم کرنا چاہی ہو۔۔۔ پھر دھیمے قدم لیتی کھڑکی کے پاس آئی۔۔۔

مما آپ نے کہا تھا!! حازم مجھ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔

لیکن وہ پیار کیا، وہ تو سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے۔۔۔

وہ آسمان کی جانب دیکھتے خیالوں میں شمانلہ بیگم سے باتیں کرتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ اللہ تعالیٰ سے کہیں نا ان کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دیں۔۔۔۔۔

دوسری جانب حازم سیگریٹ لبوں میں دبائے گہرے گہرے کش لے رہا تھا۔۔۔ اس کی اطراف میں سارا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ سلمان کی آنکھوں میں سماہرا کے لئے پسندگی دیکھ کر اس میں ایک لاوا سا اہل رہا تھا۔۔۔۔

کہاں برداشت تھا اس سے کہ کسی کی بھی نظر اس کی چیز پر پڑے۔۔۔

چاہے وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ چیز اس کی غیرت کو لگا رہی تھی کہ اس کی بیوی پر کسی غیر مرد کی نظر ہے۔۔۔۔۔۔
اس کی غیرت تب کہاں تھی جب وہ اپنی بیوی کو بنا پردے کے غیروں مردوں کے
سامنے پیش کر رہا تھا۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

"مرد اپنی گاڑیوں کو گرد و غبار کے ڈر سے

وٹھانپ لیتے ہیں لیکن اپنے گھر کی عورتوں

دنیا کی غلیض نظروں سے بچانے کے لئے پردہ

نہیں کرواتے۔"

اس واقعے کو گزرے پورے دودن بیت چکے تھے۔۔ ان دونوں کا ابھی تک ایک دوسرے سے آمناسامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔ حازم جو پہلے تھوڑی بہت کر لیتا اس کے بعد

سے وہ بھی ترک کر چکا تھا۔ وہ صبح سویرے اٹھ کر گھر سے نکل جاتا اور رات کو دیر سے لوٹتا تھا۔

سماہر اور زرات کو کھانا لگا دیتی تھی۔۔۔ ایک۔ صبح اٹھ کر ٹیبل پر ویسے ہی پاتی تھی۔ وہ بہت زیادہ دل

برداشتہ ہو چکی تھی ٹینشن کے بعض اس کی صحت بھی دن بدن گرتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے فیصلہ کیا تھا وہ حازم کے منالے گی۔ پر کیسے؟؟؟ یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

پپی برتھ ڈے۔۔۔ حازم۔!!
حازم آفس کا کام کر رہا تھا۔ کہ روباب آفس کا کالچ کا دروازہ دھکیلتی اپنی مغرور چال چلتی حازم کے پاس آئی۔۔ اس سے گلے ملتے اس کی سالگرہ ویش کی۔۔۔۔۔

واو۔۔۔ واٹ آپلیزینٹ سرپرائز مس روباب۔۔۔

وہ خوشی سے سرشار ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کیسے پتہ آج میری برتھ ڈے ہے؟؟؟؟

وہ اتنا ٹینس تھا کہ آج اپنی سالگرہ بھی بھولا بیٹھا تھا۔

بز نس پاٹنر کے ساتھ ہم اب اچھے فرینڈز بھی ہیں۔۔۔

سو۔۔۔ یہ میرے لئے اتنا مشکل نہیں ہے۔۔۔

وہ ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی۔

اس نے انداز نے حازم کے دل کی دنیا کو ہلایا تھا۔۔۔

سو۔۔ حازم میں آپ لئے یہ گفٹ لائی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آج آپ یہ پہن کر اپنے

کچھ قیمتی لمحات میرے نام کریں۔۔۔ آج کی ٹریٹ آپ کو میری طرف سے۔۔۔

والے ناٹ۔۔ اینڈ تھینک یو۔۔۔۔۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔



میں کیا کروں ماہی؟؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔ وہ اتنا زیادہ ناراض ہو چکے ہیں۔۔ کیسے مناواں انہیں۔۔۔؟؟

وہ پریشانی سے فون پر موجود اپنی بہن سے گویا ہوئی۔۔۔

اچھا سسی میری بات سنو۔۔۔

تم بھائی کو اپنی پریگنٹنسی کے بارے میں بتایا ہے کیا۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔

کیا۔۔۔!!!

تم پاگل ہو۔۔۔ تمہیں بھائی کو بتانا چاہیے۔۔۔

اگر بھائی کو پتا چلے کہ وہ باپ بننے والے ہیں تو وہ کتنا خوش ہونگے۔۔۔ اور سارے گلے شکوے بھول جائیں گے۔۔۔

میں نے بتانے کی کوشش کی تھی مگر ٹائم ہی ملا۔۔۔

میری بات مانو تو تم بھائی کو اسپیشل طریقے سے مناو۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟؟

اف لڑکی۔۔۔ میں تو کنواری ہوں ابھی۔۔۔ اور تم شادی شدہ ہو کر مجھ سے مطلب پوچھ رہی ہو۔۔۔

ماہی اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی۔۔۔ جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر شرم سے اس کا چہرہ اسرخ ہو چکا تھا۔۔۔

تم کیا اول فول بول رہی ہو۔۔۔ چھپچھوری کہیں کی۔۔۔

مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب۔۔۔

وہ گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا میری ماں جیسی تمہاری مرضی۔۔ اب مجھے بخشتو آج چھوٹے کی برتھ ڈے ہے اس کی تیاری کرنی ہے۔۔

اور وہ تمہیں سب سے زیادہ مس کر رہا ہے۔۔۔۔

بہسمم پہلی ایسی سالگرہ ہے جس میں، میں موجود نہیں ہوں گی۔۔ وہ مایوسی سے بولی۔۔۔

اوتیری۔۔۔۔۔

کیا ہوا!!! ماہی نے کہا۔۔۔

آج،۔۔۔۔۔ آج تو حازم کی بھی برتھ ڈے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی برتھ ڈے بھی چھوٹو کے ساتھ آتی۔۔

یاد دیکھو میں کتنی بھلکڑ ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔

واو۔۔۔۔۔ اس آبیٹ آئیڈیا۔۔۔

تم ایک کام کرو۔۔ پیارا سا تیار ہو۔۔ اور آج ان کی سالگرہ والے دن ان کو باپ بننے کی

خوشخبری بھی دے دو۔۔۔

ہم اوکے میں بعد میں بات کرتی۔۔۔ منے کو پیار کرنا میری طرف سے۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔

حازم نے جب گفٹ کھولا تو اس میں بلیک رنگ کی شلوار قمیض، برانڈڈ واچ۔۔۔ پر فیوم تھے۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ نے رقص کیا تھا۔۔

وہ اپنے آفس میں موجود اسپیشل روم میں تیار ہوا۔۔۔

اور اپنی تیاری پر آخری نظر ڈال مسکراتے ہوئے باہر کی جانب گیا۔۔۔

ریسٹورنٹ میں گاڑی موڑنے سے پہلے اس نے کچھ گفٹ لینے کا ارادہ کیا۔۔ لیکن کچھ یاد آنے پر گاڑی گھر کی جانب موڑ لی۔۔

گھر پہنچ کر جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو۔۔۔۔
اس کی نظریں پلٹنا بھول گئیں۔۔۔ کیونکہ سامنے ہی سماہرا شیشے کے سامنے کھڑی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔
www.urdu novels mania.com

لانگ ریڈ رنگ کی فراک، اس پر ڈارک میک اپ کیے،

اپنے ہونٹوں کو سرخ لپ اسٹک سے رنگے۔۔۔

تمام رعنائیوں کے ساتھ اس کے سامنے تھی۔

سماہر اکو اپنی گردن پر کسی کی گرم سانسیں محسوس ہوئیں تو اس نے شیشے میں سے دیکھا تو ایک پل کے لئے اس کا سانس اٹکا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ حازم مدہوش سا اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ بیوٹیفل۔۔۔۔۔ مائے ایشین بیوٹی۔۔۔۔۔

وہ خمار آلود آوازیں بولا۔۔۔

اس کی بات پر سماہر کی پلکیں لرزیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ کوئی بھی اس کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتا،۔۔۔۔۔ یہاں تو پھر اس کا شوہر تھا۔۔۔۔۔

سماہر نے اپنا رخ حازم کی جانب کیا،

حازم۔۔۔۔۔ شش۔۔۔۔۔

اس نے سماہر کے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ کر خاموش کر دیا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو بند کیا تھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ ایک سحر میں جکڑا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ پورے

کمرے میں فسوں سا چھایا تھا۔۔۔۔۔ صرف دو لوگوں کی سانسوں کی آوازیں تھیں۔۔۔۔۔

حازم مدہوش سا اس کے چاند سے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے دل میں ایک خواہش سی جاگی تھی۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی اپنی خواہش پر لبیک کہتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔۔۔ سماہر کی آواز

اس کی سماعتوں سے ٹکرائی جسے سنتے ہی وہ فوراً سے ہوش میں آیا تھا۔ اور جھٹکے سے اس سے دور ہوا۔۔۔

پپی برتھ ڈے حازم۔۔۔ وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بول رہی تھی کی یکدم زوردار جھٹکا لگنے کے باعث کو پیچھے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب گری تھی۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ میں کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔

میں نفس کا کمزور نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ وہ پیچھے ہونے بولا۔۔۔۔۔ اسے یاد آیا اس کو روبا ب کے پاس ڈنر پر جانا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو گفٹ لینے یہاں آیا تھا کیونکہ اس نے ایک بہترین ڈائمنڈ سیٹ رکھا ہوا۔۔۔ جو کہ صرف اپنی من چاہی بیوی کو دینا تھا۔۔۔ بیوی من چاہی نامی تو کیا ہوا اس نے سوچا کہ وہ یہ سیٹ روبا ب کو دے گا۔۔۔ جبکہ اس کی اصل حقدار سماہرا تھی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے سماہر کی جانب بڑا جو کہ صدمے میں کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کتنی دفع کہا ہے اپنا یہ منحوس چہرہ لے کر میرے سامنے مت آیا کرو لیکن بات تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھے تو تب نا۔۔۔ وہ ایک ہاتھ سے اس کے دونوں بازوؤں کو پکڑے غصے اور تیش کے عالم میں بول رہا تھا۔۔۔ جبکہ سامنے موجود سماہرا سر جھکائے آنسوؤں بہانے میں مصروف تھی۔

یہ سب کر کے تم مجھے اپنے اس حسن کا گرویدہ نہیں کر سکتی۔۔۔ جانتا ہوں میں تم جیسوں کو۔۔۔

جو مردوں کو اپنے اس حسن کے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتی ہیں۔۔۔ پر افسوس میں تمہارے اس جال میں پھنسنے والا نہیں ہوں۔ ختم کرو یہ سب تماشے۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس کے بالوں میں مٹھیوں میں بھینچے دوسرے ہاتھ سے اس کے ہونٹوں پر لگی سرخ لپ اسٹک کو غصے سے رگڑتے ہوئے بولا۔۔۔ جو کہ اسے بہکانے کا کام کر گئے تھے۔۔۔ اس خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کیا دیکھ کر موم نے تمہیں میرے سر ڈال دیا ہے۔۔۔ عجیب ہی آزاب ہو۔۔۔ وہ نخوت سے کہتا پیچھے کی جانب دھکا دیے نکلتا چلا گیا۔۔۔ جبکہ وہ مسلسل آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔ اس بے رحم کو اس کے آنسوں تک دیکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔ یا پھر سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی وہ انجان بن رہا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔ کیوں آپ کو میری محبت نہیں دکھتی۔۔۔؟؟

کتنی محبت سے اس نے یہ سب تیاریاں اس کو سراپرائیز دینے کے لیے۔ کی تھیں۔۔۔ لیکن وہ سنگدل اس کے ارمانوں کا قتل کیے جا چکا تھا۔۔۔ جو لمحات اس کو دینے چاہیے تھے وہ کسی اور نام کر رہا تھا۔۔۔

غصے سے اس نے ہاتھوں میں موجود چوڑیوں کو اتار کر پھینکا تھا۔۔۔ کانوں میں پہنے گئے
منگے جھمکے غصے سے دیوار پر مارے تھے۔۔۔۔۔

کتنی بد نصیب ہوں میں۔۔۔ میرے محرم کی محبت ہی میری سزا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔
کیوں۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ ۹۹۹۹۹

وہ چیختے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ رورو کر اس کا برا حال تھا۔۔۔ روتے روتے ایک دم وہ
ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی اور بیڈ پر ہی اوندھے منہ گر گئی۔۔۔۔۔
حازم جب رات گئے ایک حسین شامِ روبراب کے ساتھ گزار کر گھر پہنچا تو ایک جھٹکا سا لگا تھا
اس کو۔۔۔

کیونکہ کمرے میں سما ہر ابلے ترتیبِ حلیے ہیں اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔ ڈوپٹہ اسکا
زمین پر گرا اپنی ناقدری پر رو رہا تھا۔۔۔ جبکہ چوڑیاں کچھ زمیں پر گریں کچھ بیڈ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جاہل لڑکی۔۔۔ نخوت سے کہتا کپڑے لئے چلیج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔
جب وہ چلیج کر کے واپس آیا تو اس نے سما ہر کو دیکھا جو ابھی بھی اسی حالت میں لیٹی
تھی۔۔۔

وہ اس کے پاس آیا۔۔۔

سما ہر ا۔۔۔ سما ہر ا۔۔۔

- اس کو آواز دے کر اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔
 حازم کی نظر اس کے چہرے پر پڑی تھی جہاں لپ اسٹک پھیلی تھی چہرے پر آنسوؤں کے
 مٹے مٹے نشانات تھے۔۔۔

اس کو یک دم فخر لاحق ہوئی تھی۔۔۔ اس نے سماہرا کی نبض چیک کی جو کہ بہت دھیمی چل
 رہی تھی۔

اس نے جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔ اور جلدی گھر پر پہنچنے کا کہا۔۔۔
 اگلے بیس منٹ میں ڈاکٹر ان کے گھر پر موجود تھیں۔۔۔
 جو کہ سماہرا کا چیک اپ کر رہی تھیں۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر۔۔۔ از ایوری تھینک از او کے؟؟؟؟
 نومسٹر حازم۔۔۔

آپ کی وائف نے کسی قسم کا ٹینس لیا۔۔۔ جس کی وجہ سے ان کا نروس بڑیک ڈاون ہوا
 ہے۔۔۔ اگر وہ اسی طرح رہیں تو بے بی کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔

جو جتنا ہو سکے انہیں خوش رکھیں۔۔۔ ویسے بھی آپ کی وائف بہت ویک ہیں۔۔۔۔
 ڈاکٹر بولتی جا رہی تھیں جبکہ حازم کا دماغ لفظ بے بی پڑا کا تھا۔۔۔ کیا سماہرا پر یکنٹ
 تھی۔؟؟؟ اور اس نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔۔۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

اوکے میں چلتی ہوں۔۔۔ اپنی وائف کا خیال رکھیے گا۔۔۔ میڈیسن اور ڈانٹ چارٹ ہے۔۔۔ اس پر فالو کیجئے گا۔۔۔
شکریہ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کستی اپنی فیس لیے جا چکی تھیں۔۔۔ جبکہ حازم تھکے قدموں سے چلتا اندر آیا جہاں وہ ہر چیز سے بے خبر سکون کی نیند لے رہی تھی۔۔۔
انم سوری۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔

سماہر اکا ہاتھ تھا مے اپنی آنکھوں کے ساتھ لگائے بولا۔۔۔
وہ کتنا اس ننی جان کا دل دکھا چکا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر سماہر کے ہاتھ کو بھگور رہے تھے۔۔۔ وہ سماہر کی ماں بننے کی خبر سن کر بہت خوش ہوا
تھا۔۔۔۔۔ خاندان میں وہ پہلا بچہ تھا جو ان کے خاندان میں حازم کے بعد آنے والا تھا۔۔۔۔۔

اس کے دل میں سماہر کے لیے محبت پیدا ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن اپنی انا کے باعث اس چیز کا اعتراف کرنا دو بھر ہو رہا تھا۔۔۔
اس کا دل دو حصوں میں بٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

زندگی کے سفر میں چلتے چلتے کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے

مرشد

بے پناہ چاہنے والے بے وجہ چھوڑ جاتے ہیں۔۔

صبح سما ہر اکی آنکھ کھلی تو اس کی نظر اپنے پہلو میں خالی جگہ پر گئی۔۔ جسے دیکھ کر ایک زخمی مسکراہٹ اس کے چہرے پر چھائی تھی۔۔

کل اپنی آخری امید کی موت پر وہ واقعی مایوس ہو چکی تھی۔۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ حازم کے آگے دوبارہ کبھی نہیں جھکے گی۔۔۔

تم اٹھ گئیں۔۔؟

طبعیت کیسی ہے اب تمہاری؟

وہ جو سوچوں کے بھنور میں کھوئی تھی حازم کی آواز سے ہوش میں آئی جہاں وہ ہاتھ روم میں سے تولیے سے بال رگڑتا ہوا باہر نکل رہا تھا۔۔

پہلے تو سما ہر اس کو معمول کے خلاف گھر پر دیکھ کر شوکد ہوئی۔۔ اور اس سے زیادہ اس کا دھیمالہ سن کر۔۔

می۔ میں تو ٹھیک ہوں۔۔ مجھے کیا ہونا ہے؟

وہ نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے بولی۔۔۔

اور۔۔۔ تو تمہیں سچ میں نہیں پتا تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی مسکراہٹ دبائے تو لیے کو صوفے پر پھینکتے اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھا جب کہ اس کو اپنے پاس بیٹھتے دیکھ وہ تھوڑا پیچھے کو کھسکی تھی۔۔۔

تم نے مجھ سے اتنی بڑی نیوز کیوں چھپائی۔۔۔؟

وہ مصنوعی غصہ چہرے پر سجائے ذرہ سا اس کی جانب جھکتے ہوئے بولا۔۔۔

ک۔۔۔ کون س۔ سی نیوز؟

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

یہی کہ ہم پیرینٹس بننے والے ہیں۔۔

وہ خوشی سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ اب جھٹکا لگنے کی باری سماہر کی تھی۔۔۔

انہیں کیسے پتا؟ اور یہ تو اتنے خوش ہو رہے ہیں۔۔۔

وہ حیرت کے عالم میں سوچتے ہوئے بولی ۔۔۔

کیا ہوا یہی سوچ رہی ہونا۔۔۔ کہ مجھے کیسے پتا؟

میں نے آپ کو بتانے کی کوشش کی تھی مگر آپ نے میری بات سنی ہی نہیں۔۔۔ بلکہ

مجھے بدکردار کا الزام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات ادھوری چھوڑ چکی تھی۔۔۔ کل کا منظر یاد کیے اس کی آنکھوں میں ظالم آنسوؤں پھر سے تیرنے لگے تھے۔۔

شرمندگی کے آثارِ حازم کے چہرے پر بھی چھانے تھے۔۔
انمِ سوری سہمی۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔

اب کبھی تمہیں کوئی دکھ نہیں دوں گا۔۔ سمیٹ لوں گا تمہارے سب غم خود میں۔۔۔
وہ سماہرا کوشدت سے خود میں بھینچنے احساسِ ندامت سے بول رہا تھا۔۔۔
سماہرا ترسی حازم کی محبت کو۔۔۔

ایک بار پھر وہ اس بے وفا پر اعتبار کرنے جا رہی تھی۔۔
لیکن شائد وہ یہ بھول چکی تھی۔۔۔

انسان بے شک بدل جائے لیکن اس کی خصلت نہیں بدلتی۔۔۔
آج ہم پورا دن ساتھ گزاریں گے۔ تمہاری پسندیدہ جگہ پر۔۔ جس میں صرف تم، میں اور
ہمارا بچہ ہوگا۔۔

وہ اس کا چہرہ اوپر کیے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔
کوئی وعدہ نہیں پھر بھی

انتظار تھا تیرا

دور ہونے ————— پر بھی

اعتبار تھا تیرا

نا جانے کیوں بے رخی کی

تم نے ہم سے

کیا کوئی ہم سے زیادہ بھی

طلبگار تھا تیرا۔

وہ دونوں اس وقت ساحلِ سمندر پر موجود تھے ۔۔۔

وہاں کی گیلی ریت پر چلتے خود کی روح کو سکون پہنچا رہے تھے ۔۔ حازم کا ایک ہاتھ پاؤٹ
جب کہ دوسرا اس کی گرد لپٹا ہوا تھا ۔۔ سمندر کی اٹھتی موجوں نے ایک الگ موسیقی برپا کی
ہوئی تھی اس پر ستم شام کا ڈھلتا سورج ۔۔۔ یہ جگہ سماہرا کی پسندیدہ جگہوں میں ایک تھی ۔۔
www.urdu novels mania.com
خوش ہو؟

ٹھنڈی ریت پر چلتے ہوئے حازم نے سوال کیا ۔۔

بہت ۔۔۔ وہ خوشی سے چمکتے ہوئے بولی ۔۔ کیونکہ شادی کے بعد پہلی بار وہ اس کے
ساتھ باہر گھومنے آئی تھی ۔۔

اسکونچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ حازم کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ نے رقص کیا تھا۔۔۔

کیا آپ ہمیشہ ایسے رہیں گے؟

مطلب کبھی ناراض تو نہیں ہوں۔۔۔ چھوڑیں گے تو نہیں۔۔۔

اس کے سوال پر وہ چلتے چلتے رکا۔۔۔ اس کو پوری طرح اپنی جانب گھمایا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولا۔۔۔

میرا وعدہ ہے۔۔۔ اب کوشش کروں گا کہ کبھی بھی تمہیں کوئی تکلیف نادوں۔۔۔۔ اور اب تو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ مسکرا کر اس کے وجود کی جانب اشارہ کرتے بولا۔۔۔

جس پر اس نے شرمناکراپنا سر حازم کے سینے پر ٹکا دیا۔۔۔

دور کھڑی قسمت نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے،

وہ قرض ہی کیا جو ادا ہو جائے۔

کچھ وعدے پورے ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ جایا کرتے ہیں،

وہ جواب اپنی زندگی میں خوبصورت خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے کیا پتا تھا کہ اس کی یہ خوشیاں، چہرے کی یہ مسکان مدت کے لئے ہیں۔۔۔

دُیَم اٹ۔۔۔

اس نے زور سے فون دیوار پر مارتھا۔۔

جس میں کچھ دیر پہلے اس کے گارڈ نے ان دونوں کی تصویریں بھیجیں تھیں۔۔۔

ہاوکڈیوڈوز۔۔۔۔۔؟

وہ پرفیوم کی شیشیاں زمین بوس کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تم میرے ہو۔۔۔۔۔

صرف میرے۔۔۔۔۔ یو آرائین۔۔۔۔۔

اپنے بالوں کو لکھنچتے زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

دودن بعد - - -

حازم آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟؟

وہ غصے سے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔

کیا کیا ہے میں نے؟؟

وہ حیرانی سے استفسار کرتے ہوئے بولا۔۔۔

محبت کے وعدے قسمیں میرے ساتھ کھائی ہیں آپ نے اور اپنی بیوی سے نفرت کا
دعوا کرنے کے بعد واپس آپ اس کے پاس لوٹ رہے ہیں۔۔۔
وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

روباب ڈارلنگ ٹرائے ٹوانڈراسٹینڈ۔۔۔شی از اکیسپیٹنگ۔۔۔۔۔
وہ ماں بننے والی ہے میری اولاد کی۔۔۔جو۔ میں کسی صورت اسے کھو نہیں سکتا۔۔۔۔
وہ پیار سے اس کا گال سلاتے ہوئے بولا۔۔۔
اس کا مطلب۔۔۔ آپ مجھ سے اب شادی نہیں کریں گے۔۔۔۔۔
وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے بولی۔۔۔
میں۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

حازم پلیر۔۔۔ڈونٹ سے نو۔۔۔
اے کانٹ لیوود آوٹ یو۔۔۔
وہ اس کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے بولی۔۔۔
میں ناکیوں بولوں گا۔۔۔؟؟؟
وہ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔

ڈویولومی۔۔۔؟؟؟؟

وہ اس کے کالر کو تھامے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے بولی۔۔۔
یس۔۔۔ افکورس آئے ڈو۔۔۔

آپ میرا عشق میرا جنون ہیں حازم ۔۔۔۔۔
تمہیں خبر ہی نہیں ہم کہاں سے گزرے ہیں
تیری تلاش میں ہم دو جہاں سے گزرے ہیں
زمانہ یاد کرے گا اب ہمیں بھی برسوں
کچھ ایسی مثال زمانے سے کر گزرے ہیں
تم بھی جان ہی لو گے جنون عشق کیا ہے
تم یہاں تک تو پہنچو جہاں سے ہم گزرے ہیں

اس کو چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرے خمار آلود آواز میں شعری کی صورت میں اپنا حالِ دل بیان کر رہی تھی۔۔۔

آپ کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا۔۔۔ اور وہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

روباب کی بات سن کر حازم کے اوپر ساتوں آسمان آگرے تھے۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

حازم بالکونی میں کھڑا سگار کے کش لیتا رباب کی دوپہر میں کی گئی بات پر غور کر رہا تھا۔ اس کے لئے فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔

ایک طرف اس کی محبت تھی، دوسری طرف اس کی چاہت کسی ایک کا انتخاب کرنا دو بھر ہو رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا آپ کو۔ اتنے پریشان کیوں ہیں؟

سماہر بالکونی میں اس کے ساتھ کھڑی حازم کے ٹینس چہرے کو دیکھتے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے بولا۔۔

اور سماہر کے چہرے کی جانب نظریں دوڑائیں۔۔ جہاں کافی عرصے پر اس کے چہرے پر رونق آئی تھی صرف اس کی تھوڑی سی دی گئی توجہ پر۔۔۔

اگر وہ کوئی غلط قدم اٹھا لیتا تو۔۔۔

یہ مسکراہٹ شاید ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاتی۔۔۔

وہ کیسے اس کی خوشیوں کو دوبارہ چھین سکتا تھا۔۔۔

سماہر کی پریگننسی کو پورے چھ ماہ بیت چکے تھے، ان سارے ماہ میں حازم نے اسکا ہر طرح سے خیال رکھا کر خوش رکھنے کی کوشش کی تھی۔

جبکہ حازم کو سماہر کے ساتھ خوش دیکھ کر روبراب جل بھن رہی تھی۔۔۔ اور کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھی، جس سے وہ حازم کو ہر طرح سے اپنا بنا سکے۔۔۔ اور آج شاید قسمت اس پر مہربان ہونے والی تھی۔۔۔

ہنسی۔۔۔۔۔ حازم!!!!

لگتا ہے بہت زیادہ تھک گئے ہیں، اسلئے میں آپ کے لئے کافی بنا کر لائی ہوں۔۔۔۔۔ حازم اور روبراب دونوں اس وقت آفس کے VIP (اسپیشل روم) میں موجود فائیل آسائین کر رہے تھے۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔ تھینک یو سوچ۔۔۔۔۔ حازم نے اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے کپ

تھا۔۔۔۔۔ جبے اس نے بھی بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ وصول کیا۔۔۔۔۔

تم نے خود بنائی ہے؟

حازم نے کافی کا گھونٹ بھرتے سوال کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ اپنے فرشتوں سے بنوائی ہے۔۔۔ وہ اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی کہ
بے ساختہ طور پر حازم کا قہقہہ گونجا۔۔۔

ایٹجلز نے بنائی ہے تبھی بہت مزے کی ہے۔۔۔

وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا

ایٹجلز نہیں۔۔۔۔ صرف ایٹجل نے بنائی ہے۔۔۔ اور وہ بھی صرف آپ کی ایٹجل۔۔۔

وہ ایک ادا سے بولی تھی، کہ حازم عیش عیش کراٹھا۔۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے میں کافی نے وائین پی رہا ہوں۔۔۔ وہ اپنی بندھوتی آنکھوں
کے ساتھ بولا۔۔۔ جبکہ حازم کی بات سن اس کا رنگ ایک پل کے لئے اڑا تھا۔

تم نے اپنی محبت کا نشہ ڈالا ہے۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

اور اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔ جس سے وہ پوری طرح اس کے
حصار میں آچکی تھی۔۔۔

ہمارے بعد نہ آئے گا اسے

چاہت میں ایسا سکون۔۔۔

وہ زمانے سے کہتا پھرے گا

مجھے چاہو اس پاگل کی طرح۔۔۔

رات کی اس گہری خاموشی میں جہاں ہر ذی روح نیند کی آغوش میں تھی وہیں وہ شخص اس پہر تنہائی میں اپنے خدا کے آگے سجدہ میں جھکا، اپنے لئے سکون کا طلبگار تھا۔ جب سے اس نے اس اداس پری وش کو دیکھا تھا، تو اس کے تمام غم خود میں سمیٹنے کی خواہش جاگی تھی، لیکن جیسے ہی اس کو معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔ اس کے ارمانوں پر ٹھنڈا پانی پڑا تھا،

وہ جانتا تھا کہ وہ کسی کی ہے، اور کسی شادی شدہ کی خواہش کرنا حقیقتاً گناہ ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی زندگی کی خوشیوں کی دعا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دنیا میں جہاں برے انسان ہیں، وہیں کچھ اچھے فرشتہ صفت انسان بھی پائے جاتے ہیں، جو اپنی محبت کو رسوا نہیں ہونے دیتے۔۔۔۔۔ اور اپنی محبت کو پانے کے لئے غلط حربے نہیں آزماتے بلکہ سب فیصلہ صرف اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔

آخر مجبوریاں ہی فتح ہوتی ہیں
مجنبتیں تو ہمیشہ ہار جاتی ہیں۔۔۔

خود تو ہوئے رسوا لیکن،

تیرے بھید نہ کھولیں گے،

نہیں تو کیا آئے گی فراز،

موت آئی تو سولیں گے،

رات کا ایک بج رہا تھا سماہرا پریشانی کے عالم میں حازم کا انتظار کر رہی تھی۔۔ کیونکہ ان گزرے چھ ماہ میں وہ روزانہ جلدی گھر آ جایا کرتا تھا۔۔ اس کی طبیعت بھی بہت زیادہ بوجھل ہو رہی تھی۔۔ اس کو حازم کی فکر لاحق ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے اس کے نمبر پر کال بھی کی تھی، مگر بیل جانے کے بعد فون سوچ جا رہا تھا۔۔۔

وہ انتظار کرتے کرتے آخر تھک ہار کر مایوسی سے اس کے لئے دل میں دعا کرتی لیٹ گئی۔۔

آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں؟

وہ اس کے دل کے مقام پر انگلی پھیرتی سوال کرتے ہوئے بولی۔۔

بے انتہاء۔۔۔۔۔ ایک لفظی جواب اپنی ادکھلی آنکھوں سے دیا گیا تھا۔۔۔

سماہرا سے بھی زیادہ؟؟؟

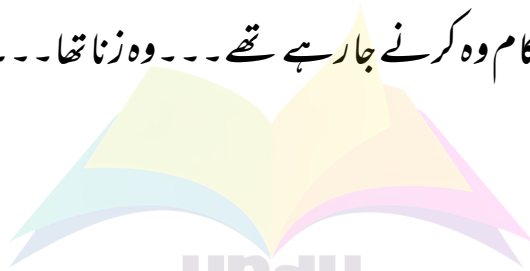
سماہر اصراف میری محبت ہے جبکہ تم میری چاہت، محبت اور طلب ہو۔۔۔ کہتا وہ

مدهوش سا اسکے چہرے پر جھکا تھا، اور اپنی تشنگی مٹانے لگا تھا۔۔۔۔ (مجھے معاف کر دینا

سما ہر حازم کو کھودینے کے ڈر سے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا [خیا لوں میں اس سے مخاطب ہوئے وہ اپنی آنکھوں کو بند کر چکی تھی۔۔۔ چونکہ روبات حازم کو کافی میں ایسی دوائی ملا کر دی تھی۔۔۔ جس سے انسان اپنے تمام ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

اپنی ضد و جنوں کی خاطر بعض لڑکیاں بھی اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کر جاتی ہیں، بے شک دنیا میں وہ کامیابی حاصل کر لیں لیکن آخرت ان کی ناکام ہی ہوتی ہے۔

اور محبت کے نام پر جو کام وہ کرنے جا رہے تھے۔۔۔ وہ زنا تھا۔۔۔ اور اس گناہ کی کوئی معافی نہیں۔۔۔۔۔۔۔



ابھی بھی تو اسی کے بارے میں سوچ رہا ہے نا؟؟؟
سلمان اور اسکا دوست دونوں اس وقت سلمان کے مینشن میں موجود تھے۔۔۔ جہاں اس کے دوست نے سلمان کی حالت دیکھ کر کہا۔۔۔

اس کا چہرہ کافی زیادہ مر جھایا ہوا تھا۔۔

یار بڈی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تجھے؟؟؟

بھول کیوں نہیں جاتا اسے۔۔۔۔۔

وہ بھولتی ہی نہیں۔۔۔۔۔ وہ مدھم سا مسکرا کر بولا۔۔۔

تو جانتا ہے جب پہلی بار دیکھا اسے تو کتنا درد تھا ان آنکھوں میں۔۔۔

جانے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے روح کا رشتہ ہو؟؟؟

وہ خیالوں میں گویا ہوا۔۔۔

کاش آنسو جمع کیسے ہوتے

آج اپنا بھی سمندر ہوتا

تو جانتا ہے نا وہ شادی شدہ ہے پھر بھی۔۔۔۔۔

یار میں اسے بھولنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ پر یہ کب بخت دل۔۔۔۔۔

جانے دل کہتا ہے ایک نا ایک دن وہ میری دسترس میں ہوگی۔۔۔

جو تو سوچ رہا ہے گناہ ہے؟؟

جانتا ہوں۔۔۔ تبھی تو یہاں سے امریکہ شفٹ ہو رہا ہوں۔۔ تاکہ اس کی یادوں سے پیچھا

پچھڑا سکوں۔

وہ زخمی سا مسکرا کر سر پیچھے صوفے پر گر گیا۔۔۔۔۔

صبح اس کی آواز کسی کے سسکنے کی آواز پر کھلی۔۔۔ اس نے نیند سے بوجھل آنکھوں

کے ساتھ آواز کی سمت دیکھا تو نیند بھک سے اڑی تھی۔۔

کیونکہ روباب اپنی لٹی ہوئی حالت کے ساتھ اس کے سامنے تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر۔۔۔ کر رہی ہو؟؟؟ او۔ اور یہ س۔ سب؟؟؟

وہ حیرت کی زیادتی سے اس کے وجود سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ نے۔۔۔ آپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا حازم۔۔۔

میں نے آپ پر بھروسہ کیا۔۔۔۔۔ اور آپ نے۔۔۔۔۔

وہ ہچکیوں کی صورت میں اٹک اٹک کر بولی۔۔۔۔

آپ نے میری عزت داغدار کرنے میں پل نہیں لگائے۔۔۔

وہ آنسوؤں بہائے اس کے سامنے مظلوم ہونے کا نائک کرتی بولی۔۔۔

میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟

اور مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ وہ اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے بولا۔۔۔

میں بے وقوف ہوں جس نے آپ جیسے شخص پر بھروسہ کیا۔۔۔۔۔ کہتے ہی وہ باہر کی جانب

قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔۔ جسے حازم نے آگے بڑھ کر ناکام بنایا۔۔۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔۔۔ ایسے حلیے میں باہر جاو گی۔۔۔۔۔

وہ اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا جو اس وقت اسی کی نثرٹ میں چھپی ہوئی

تھی۔۔۔

اب آپ ہی بتائیں۔۔۔ کیا کروں میں؟؟
 میری عزت داغدار ہو چکی ہے۔۔۔ جو کہ اب تمام عمر رہے گی۔۔۔ وہ دروازے کے بیٹھتی
 چلی گئی۔۔۔

تمہاری اس حالت کا ذمہ دار میں ہوں۔۔۔ اور اس کو ٹھیک بھی میں ہی کروں گا۔۔۔ حازم
 کی بات سن کر اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ چھائی تھی۔۔۔۔

بس آخری سوال اے!!! زندگی
 یہ مصروف لوگ دفنانے تو آئیں گے نہ؟
 سما ہر ادا اس سی کمرے میں بیٹھی حازم کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ کل سے اس کا
 فون بھی بند جا رہا تھا۔۔۔
 ایک دم اس کو شدید پیاس کا احساس ہوا وہ پانی پینے کی نیت سے نیچے جا رہی تھی کہ یکدم
 اس کا پاؤں مڑا اور وہ سیڑھیوں سے گرتی ہوئی زمین تک آئی۔۔۔
 پورے گھر میں اس کی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔
 حازم جس نے ابھی گھر میں قدم ہی رکھا تھا سامنے کا منظر دیکھ اس کے ہوش صحیح معنوں
 میں اڑے تھے۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے تھوڑی دیر بعد حازم روم میں آیا۔۔۔ جہاں وہ اپنی قسمت سے انجان بہوش تھی۔۔۔۔۔

وہ مردہ قدموں سے چلتا اس تک آیا،
مجھے معاف کر دینا میں مجبور تھا۔۔۔
ایسے کرتے ایک موتی سماہرا کے چہرے پر گرا تھا۔۔۔

یہ لو تمہاری امانت۔۔۔
حازم نے کہتے ہی ایک ٹوکری روباب کے ہاتھ میں دی۔۔۔
جو سو جی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔
جبے دیکھ کر وہ واقعی خوش ہو چکی تھی۔۔۔ وہ ٹوکری تھمتے وقت اس کے ہاتھ ایک پل کو
لرزے تھے۔۔۔ دل کانپا تھا لیکن اس کی خوشی کے لئے وہ یہ کام کر گزرا۔۔۔
بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھ خوشی کے مارے چمکتے ہوئے بولی۔۔۔
روباب۔۔۔۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔۔۔ امید کرتا ہوں تم بھی اپنا وعدہ نبھاؤ
گئی۔۔۔

ضرور حازم کیوں نہیں۔۔۔۔۔ مجھے اپنا وعدہ ہمیشہ یاد رہے گا۔۔۔۔۔

ہیوی ڈوز ہونے کی بعض سماہرا کو دودن بعد ہوش آیا تھا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے اپنے بچے کے بارے میں پوچھا تھا جس حازم نے لرزتی آواز میں کہا: وہ مر چکا ہے ہم دفنا چکے ہیں۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔
جھوٹ بولتے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ میری اولاد مر نہیں سکتی۔۔۔۔۔
کھینچ کر کینولہ اپنے ہاتھ سے نکالا تھا۔۔۔۔۔ جس سے ننھی سے بوند کی لکیر اس کے ہاتھ پر نمایاں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

حازم بتائیں کہا ہے میرا بچہ میری ممتا کبہ رہی ہے۔۔۔۔۔

میرا بچہ زندہ ہے۔۔۔۔۔
نہیں قبول کر پارہی میں۔۔۔۔۔
مرچکی ہے ہماری بیٹی۔۔۔۔۔

حازم کی بات سن کر اس نے پانی بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بیٹی۔۔۔ ہا ہا ہا چھا ہوا وہ مر گئی۔۔۔ ورنہ کوئی اسے بھی آپ کی طرح کا شوہر مل جاتا۔۔۔ وہ بھی میری طرح کی زندگی گزارتی۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنسوؤں لئے چہرے پر مسکان سجائے قہقہہ لگاتے بولی۔۔۔

وہ اس وقت نیم پاگل سی لگ رہی تھی۔۔۔ زخم اس کے ہرے تھے اپنے دل کا تمام غبار آج اس کے سامنے نکال رہی تھی۔۔۔

حازم کا اس کی حالت دیکھ کر دل لرز اٹھا۔۔۔ کافی بار کوشش باوجود اس کو سچ نہیں بتا سکا۔۔۔



اے بارش برس برس اور برس،

آج تو اس کی یادوں کو بہا لے جا۔۔۔۔۔

شہر کی اس گہری خاموشی ہر طرف اندھیرے کا راج تھا۔ گرج چمک کے ساتھ۔ بارش اپنے عروج پر تھی۔۔۔ ایسے میں وہ شخص بارش میں کھڑا کسی کی یادوں کو بھلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اس کے آنسوؤں بارش میں ہی گم ہو رہے تھے۔۔۔

کیا تھی وہ؟؟؟ جس کا اسیر وہ پہلی ملاقات میں ہی ہو چکا تھا۔۔۔ شائد قسمت اس کی پاکیزہ محبت دیکھ اس کی محبت کے ساتھ ملانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک مہینے بعد۔۔۔

میں شادی کر رہا ہوں!!

ماحول کی گہری خاموشی میں اس کی آواز گونجی۔

مبارک ہو!!

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔ جب کے چہرے پر اداس سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔۔۔

تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔

وہ حیرت سے گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔ سر جھکائے اپنے ناخنوں سے کھیلے، ہوائے یک لفظی جواب دیتے ہوئے

بولی۔۔۔ جب کہ یہ صرف وہ جانتی تھی کہ یہ اس نے کس دل سے کہا ہے۔۔۔

آنسوؤں ضبط کرنے کے باعث، چہرہ لال سرخ جب کہ آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

تمہیں برا نہیں لگ رہا۔۔۔

وہ مدھم آواز میں بولا گویا اس کا ضبط آزمانا چاہا ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔!!

سماہر اکا جواب سن کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

کچھ وقفوں کے بعد اس کی غم میں ڈوبی آواز آئی۔۔

آپ کی شادی والے دن آپ کے لیے ایک عظیم تحفہ ہوگا۔۔ جو یقیناً آپ سمیت آپ کی ہونے والی بیوی کو بہت پسند آئے گا۔۔

سماہرا تم نہیں جانتی یہ میری خواہش کے ساتھ ساتھ مجبوری بھی ہے۔۔ اگر یہ میں نے ناکیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔

وہ پیچھے کی بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا ٹانگیں اس کی بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں۔۔۔

آج دوپہر میں حازم کے پاس رو باب کی کال۔ آئی تھی جس میں اس نے اپنے امید سے ہونے کی خبر سنائی تھی۔۔۔ اور اس سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ جلد سے جلد اس سے شادی کر لے ورنہ جب حقیقت دنیا کی سامنے آگئی تو دنیا والوں نے کچھ بھی ہو جائے اس کے بچے کو ناجائز ہی کہنا ہے۔۔۔

اس کی بات سنتے اس کو اپنے ضمیر پر بوجھ پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میری محبت کی داستاں ختم ہو چکی

جنازے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

روباب اور حازم کا نکاح موقعے کی مناسبت کے مطابق سادگی سے رکھا گیا تھا۔۔۔ سماہرا کا دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا۔۔۔ کتنا دو بھر ہوتا ہے۔۔۔ شوہر کو کسی اور کو سوپنا۔۔۔ اور شوہر بھی وہ جو آپ کی بچپن کی محبت ہو۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اسے کسی اور کا ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیسی قسمت پائی تھی اس داسی نے۔۔۔

پہلے اولاد کھوئی پھر شوہر۔۔۔ آنسوؤں تو اترا اس کا چہرہ ابھگور ہے تھے۔۔۔

جیسے ہی اس کو حازم کی آواز مانگ پر سے سنائی دی۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کاش آنسو جمع کیے ہوتے

آج اپنا بھی سمندر ہوتا

www.urdu novelsmania.com قبول ہے

اب تورو نے سے بھی دل - دکھتا ہے ،

شائد اب ہوش ٹھکانے آئے ہیں۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

یہ وہ آخری الفاظ تھے جو اس نے اس ستمگر کے سنے تھے۔۔ وہ پیچھے مڑا ایک نظر دیوار کی اوٹ سے اس کی جانب دیکھتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ چھوڑ آئی تھی اس گھر کو جس میں اس کا شوہر اپنا آپ کسی دوسری عورت کو سونپ چکا تھا۔۔۔

وہ رات کے وقت سنسان سڑک پر چل رہی تھی۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے کہاں جانا ہے۔۔ اپنے ہی خیالوں میں وہ جا رہی تھی کہ سامنے تیزی سے آتی گاڑی کو نا دیکھ سکی جس سے ٹکرانے کے باعث وہ اڑتی ہوئی دور جا گری۔۔۔۔۔

میں کوشش کروں گا کہ اب تمہیں کبھی کوئی دکھ نادوں۔۔۔۔۔ ہوش کھونے سے پہلے یہ آخری الفاظ تھے جو اس کو سنائی دیے تھے۔۔۔

سلمان جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ اپنی گاڑی سے کسی کو ٹکراتے دیکھ وہ جلدی سے باہر نکلا۔۔۔ اور فوراً اس کی طرف بڑا جو کہ خون سے لت پت وجود کے ساتھ اس کے سامنے تھی۔۔۔۔۔ اسے دیکھ کر سلمان کو اپنا کلیجہ حلق کو آتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

اس نے اس پری سے ملنے کی خواہش کی تھی مگر ایسی ملاقات اس نے خواب میں بھی نہیں سوچی تھی۔۔۔

وہ جلد ہی سے لئے اس کو ہسپتال روانہ ہوا۔۔۔

وہ اسے ہسپتال لئے روانہ ہوا۔ اسکو اٹھانے کے باعث سلمان کے کپڑوں پر بھی خون لگ چکا تھا۔۔۔۔

سماہر اکو جلدی سے ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا۔۔۔ اندر وہ زندگی اور موت کی جنگ کھیل رہی تھی۔۔۔

باہر سلمان روتے ہوئے خدا سے اس کی زندگی مانگ رہا تھا۔۔۔۔
ڈاکٹر۔۔۔ پیشنٹ۔۔۔ وہ ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھ ان کی جانب بڑھا جس پر ڈاکٹر نے اسے اپنے کیبن میں بلایا۔

وہ خوف زدہ سا اپنے قدم ڈاکٹر کے روم کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔۔۔
دیکھیں مسٹر سلمان ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم آپ کی وائف کو بچا نہیں سکے۔۔۔

www.urdu novels mania .com

شی از نو مور۔۔۔۔۔
ڈاکٹر کی بات سن وہ زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔۔۔ اس کا دماغ پوری طرح ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔

ہائے وہ آخری سفید لباس،

*چنچیں، صدمہ، چارپائی، جنازہ

زندہ لاش

ایسی کچھ چپ سی لگی ہے جیسے،

جیسے ہم تجھے حال سنانے آئے،

عشق تنہا ہے سر منزل غم،

کون یہ بوجھ اٹھانے آئے۔۔۔

سماہر کی لاش کو گھر لے آیا گیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کو پہچانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ کیونکہ

اس کا چہرہ پورا خراب ہو چکا تھا۔

روباب بھی حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی اس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا کہ اس کی وجہ سے

کسی بے گناہ کی جان چلی جائے۔۔۔۔

www.urduNovelsMania.com

قاتل ہو تم دونوں میری بیٹی ہے۔۔۔ قاتل۔۔۔۔۔

اس کی ماں روتے ہوئے اپنی بیٹی کے ساتھ لپٹ کر حازم اور روباب کی جانب دیکھتے

ہوئے بولیں۔۔۔

جبکہ ان ساتھ موجود 10 دس سالہ بچہ نفرت اور جنون آنکھوں میں وحشت لیے ان دونوں

کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ کوئی بھی اس کو دیکھ لیتا تو اس کو دس سال کا بچہ ناکہتا۔۔۔۔

کیا رنگ لانے والا تھا وہ بچہ۔۔۔

یا بنتا حازم کی بربادی کا باعث۔۔۔۔۔

رات کی تاریکی ہر سو چھائی ہوئی تھی فضا میں چلتی تیز ہوا سے درختوں کے ہلے جھنڈ جن سے خاموشی میں ایک سرسراہٹ پیدا ہوتی۔۔۔۔۔ دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازوں نے ماحول کو اور ہیبت ناک بنایا ہوا تھا۔ ایسے میں وہ شخص رات کے اس پہر اپنی مطلوبہ قبر کے پاس بیٹھا ہر چیز، ہر خوف کو بلائے طاق رکھے قبرستان میں بیٹھا اپنے کیے تمام تر ظلم، نا انصافی کو یاد کرتا اشک بار تھا۔۔۔

پر اب آنسوؤں بہانے کا کیا فائدہ۔ کیونکہ وقت بیت چکا تھا معاف کرنے والی جا چکی تھی بے وفائی کا غم، محبت ناملنے کا غم اور بھی بہت سے غم اپنے ساتھ قبر میں لیے جا چکی تھی جب کہ مقابل کے لیے پیچھے تحفے میں ایک چیز ایک احساس چھوڑ چکی تھی جو آخر تک اس کے ساتھ رہنا تھا۔۔

پیکھتاوا

[illegible]

سر آپ کی فلائٹ ؟؟؟؟
کینسل۔ کر دو۔۔۔

وہ لال انگارہ آنکھوں سے بولا تھا جو کے رونے کے باعث ہو چکی تھیں۔۔۔

اور میرا کام ہو گیا کیا ؟؟

اس نے بے تابی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔
یس سر۔۔۔۔۔

دونوں کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔
ختم شد۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ سب ؟؟؟

میں قسط رات میں ہی لکھ چکی تھی مگر پوسٹ نہیں کر سکی۔۔۔۔۔ ابھی اٹھتے ساتھ پوسٹ کی
ہے۔۔۔۔۔

ہم تو کہنا یہ تھا کہ #دشت ہرجائی کا سیزن ٹو بھی جلدی ہی آئے گا۔۔۔ جس میں سارے
راز فاش ہونے ہیں۔۔۔۔۔

کہ روباب نے کیا وعدہ لیا تھا ؟؟؟

سماہر ازندہ ہے یا واقعی مرچکی ہے ؟؟؟

اور وہ بچہ کون تھا۔۔۔۔؟؟؟

کیا سلمان کی محبت مل پائے گی اسے ؟؟؟؟

ان سب کے جواب [#سیزن](#)۔ [ٹویں](#) ملیں گے۔۔۔۔

تو برائے مہربانی برے کمنٹ سے پرہیز کرنا کہ سماہرا کو کیوں مار دیا۔۔۔ حازم کی شادی
کیوں کروائی۔۔۔۔۔

باقی اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔

پھر ملتے ہیں سیزن ٹوکے ساتھ۔۔۔ جو کہ اسپیشل ناول ہوگا۔۔۔۔۔